Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر
BADR

قادیان

The weekly Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 31

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

13-شوال 1436 ہجری قمری 30-وفا 1394 ہش 30-جولائی 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمۡرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

۞ میں اِس بات کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ بڑے سچے جوشوں کے ساتھ انہوں نے وفاداری دکھلائی اور میرے لئے ہر ایک قسم کی تکلیفیں اُٹھائیں۔

۞ حاجی صاحب مغفور و مرحوم ایک جماعت کثیر کے پیشوا تھے۔ انہوں نے درحقیقت اپنے تئیں اپنے دل میں سلسلہ بیعت میں داخل کر لیا۔

۞ قاضی صاحب موصوف اس عاجز کے ایک منتخب دوستوں میں سے ہیں۔ خدمت گذاری میں ہر وقت کھڑے ہیں۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

(۹) **حُبّی فی اللہ میر عباس علی لودہانوی**۔ یہ میرے وہ اوّل دوست ہیں جن کے دل میں خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے میری محبت ڈالی اور جو سب سے پہلے تکلیف سفر اُٹھا کر ابرار اخیار کی سُنت پر بقدم تجرید محض للہ قادیان میں میرے ملنے کے لئے آئے وہ یہی بزرگ ہیں۔ میں اِس بات کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ بڑے سچے جوشوں کے ساتھ انہوں نے وفاداری دکھلائی اور میرے لئے ہر ایک قسم کی تکلیفیں اُٹھائیں اور قوم کے مُنہ سے ہر یک قسم کی باتیں سُنیں۔ میر صاحب نہایت عمدہ حالات کے آدمی اور اس عاجز سے روحانی تعلق رکھنے والے ہیں اور اُن کے مرتبہ اخلاص کے ثابت کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو اُن کے حق میں الہام ہوا تھا اَصۡلُہٗ ثَابِتٌ وَّفَرۡعُہٗ فِی السَّمَآءِ۔ وہ اس مسافر خانہ میں محض متوکلانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اپنے اوائل ایام میں وہ بیس برس تک انگریزی دفتر میں سرکاری ملازم رہے مگر بباعث غربت و درویشی کے اُن کے چہرہ پر نظر ڈالنے سے ہرگز خیال نہیں آتا کہ وہ انگریزی خواں بھی ہیں۔ لیکن دراصل وہ بڑے لائق اور مستقیم الاحوال اور دقیق الفہم ہیں مگر باایں ہمہ سادہ بہت ہیں۔ اسی وجہ سے بعض موسوسین کے وساوس اُن کے دل کو غم میں ڈال دیتے ہیں لیکن ان کی قوت ایمانی جلد ان کو دفع کر دیتی ہے۔

(۱۰) **حُبّی فی اللہ منشی احمد جان صاحب مرحوم**۔ اس وقت ایک نہایت غم سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ پُردرد قصہ مجھے لکھنا پڑا کہ اب یہ ہمارا پیارا دوست اس عالم میں موجود نہیں ہے اور خداوند کریم و رحیم نے بہشت بریں کی طرف بلا لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ وَاِنَّا بِفِرَاقِہٖ لَمَحۡزُوۡنُوۡنَ۔ حاجی صاحب مغفور و مرحوم ایک جماعت کثیر کے پیشوا تھے اور اُن کے مُریدوں میں آثار رُشد و سعادت و اتباع سُنّت نمایاں ہیں۔ اگرچہ حضرت موصوف اس عاجز کے شروع سلسلہ بیعت سے پہلے ہی وفات پا چکے لیکن یہ امر اُن کے خوارق میں سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے بیت اللہ کے قصد سے چند روز پہلے اِس عاجز کو ایک خط ایسے انکسار سے لکھا جس میں انہوں نے درحقیقت اپنے تئیں اپنے دل میں سلسلہ بیعت میں داخل کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سیرت صالحین پر اپنا توبہ کا اظہار کیا اور اپنی مغفرت کے لئے دعا چاہی اور لکھا کہ میں آپ کی للّٰہی ربط کے زیر سایہ اپنے تئیں سمجھتا ہوں اور پھر لکھا کہ میری زندگی کا نہایت عمدہ حصہ یہی ہے کہ میں آپ کی جماعت میں داخل ہو گیا ہوں۔ اور پھر کسر نفسی کے طور پر اپنے گذشتہ ایام کا شکوہ لکھا اور بہت سے رقّت آمیز ایسے کلمات لکھے جن سے رونا آتا تھا۔ اس دوست کا وہ آخری خط جو ایک دردناک بیان سے بھرا ہے اب تک موجود ہے مگر افسوس کہ حج بیت اللہ سے واپس آتے وقت پھر اس مخدوم پر بیماری کا ایسا غلبہ طاری ہوا کہ اس دور افتادہ کو ملاقات کا اتفاق نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد ہی وفات کی خبر سنی گئی اور خبر سنتے ہی ایک جماعت کے ساتھ قادیان میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ حاجی صاحب مرحوم اظہار حق میں بہادر آدمی تھے۔ بعض نافہم لوگوں نے حاجی صاحب موصوف کو اس عاجز کے ساتھ تعلق ارادت رکھنے سے منع کیا کہ اس میں آپ کی کسر شان ہے لیکن انہوں نے فرمایا کہ مجھے کسی شان کی پروا نہیں اور نہ مریدوں کی حاجت۔ آپ کا صاحبزادہ کلاں حاجی افتخار احمد صاحب آپ کے قدم پر اس عاجز سے کمال درجہ کا اخلاص رکھتے ہیں اور آثار رُشد و صلاح و تقویٰ اُن کے چہرہ پر ظاہر ہیں۔ وہ باوجود متوکّلانہ گذارہ کے اول درجہ کی خدمت کرتے ہیں اور دل و جان کے ساتھ اس راہ میں حاضر ہیں خدا تعالیٰ ان کو ظاہری اور باطنی برکتوں سے متمتع کرے۔

(۱۱) **حُبّی فی اللہ قاضی خواجہ علی صاحب**۔ قاضی صاحب موصوف اس عاجز کے ایک منتخب دوستوں میں سے ہیں۔ محبت و خلوص و وفا و صدق و صفا کے آثار اُن کے چہرہ پر نمایاں ہیں۔ خدمت گذاری میں ہر وقت کھڑے ہیں۔ وہ اُن اوّلین سابقین میں سے ہیں جن میں سے اخویم میر عباس علی صاحب ہیں۔ وہ ہمیشہ خدمت میں لگے رہتے ہیں اور ایام سکونت لودھیانہ میں جو چھ چھ ماہ تک بھی اتفاق ہوتا ہے ایک بڑا حصہ مہمانداری کا خوشی کے ساتھ وہ اپنے ذمّے لے لیتے ہیں اور جہاں تک اُن کے قبضۂ قدرت میں ہے وہ ہمدردی اور خدمت اور ہر ایک قسم کی غمخواری میں کسی بات سے فرق نہیں کرتے۔ اور اگرچہ وہ پہلے ہی سے مخلص باصفا ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اب وہ زیادہ تر قریب کھینچے گئے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ حقانیت کی روشنی ایک بے غرضانہ خلوص اور للّٰہی محبت میں دمبدم اُن کو ترقی دے رہی ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان ترقیات کی وجہ سے اپنے حُسن ظن کے حالات میں زیادہ سے زیادہ پاکیزگی حاصل کرتے جاتے ہیں اور روحانی کمزوری پر غالب ہوتے جاتے ہیں۔ میرا دل ان کی نسبت یہ بھی شہادت دیتا ہے کہ وہ دنیوی طور سے ایک صحیح اور باریک فراست رکھتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کے فضل نے اس عاجز کی روحانی شناسائی کا بھی ایک قابل قدر حصہ انہیں بخشا ہے اور آداب ارادت میں وہ صفائی حاصل کرتے جاتے ہیں اور قلّت اعتراض اور حُسن ظن کی طرف ان کا قدم بڑھتا جاتا ہے اور میری دانست میں وہ ان مراحل کو طے کر چکے ہیں جن میں کسی خطرناک لغزش کا اندیشہ ہے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 527 تا 530)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ایک حقیقی عبدرحمان کو اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس میں عاجزی بھی ہو، وقار بھی ہو اور تکبر سے پاک بھی ہو جب ایسی حالت ہو تو پھر ایسے لوگ معاشرے میں محبت پھیلانے والے اور اس کے امن کی ضمانت بن جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل اور اپنے نفس کی اصلاح اور اسے ہمیشہ پاک رکھنا اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لو اور جب یہ ہوگا تب ہی آپ کی بیعت میں آنے کا حق ادا ہوگا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26رجون 2015 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہئے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپؑ چاہتے ہیں کہ جماعت میں عملی تبدیلی پیدا ہو۔ جب آپ نے فرمایا کہ قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہئے تو اس کا مطلب ہے کہ صرف باتوں تک ہی نہ رہو۔ یہ نہ ہو کہ جہاں اپنا مفاد دیکھو وہاں اپنی بات کو بدل لو۔ اپنے اخلاق کے معیاروں کو قائم نہ رکھ سکو۔ بلکہ ایمان اور اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل اور اپنے نفس کی اصلاح اور اسے ہمیشہ پاک رکھنا اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لو اور جب یہ ہوگا تب ہی آپؑ کی بیعت میں آنے کا حق ادا ہوگا اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بھیجا ہے۔ پس ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے، ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیشہ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے پیش نظر ہو۔

سوال اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرنا کیا ہے؟ حضور انور نے آیت کریمہ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ کے حوالے سے اس کی کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنا چاہتے ہو تو فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ (البقرۃ:187) میرے حکموں کو قبول کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرنا کیا ہے؟ یہ ہماری تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارنا ہے۔ پس رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار حکم دیئے ہیں ہمیں ہمیشہ ان حکموں کو سامنے لاتے رہنا چاہئے تا کہ اصلاح نفس کی طرف ہماری توجہ رہے۔

سوال آیت کریمہ وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا میں آنحضرتؐ کے ذریعہ پیدا کردہ اخلاقی و روحانی انقلاب کا حضور انور نے کن الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مختصر طور پر اس عظیم اخلاقی اور روحانی انقلاب کی تعلیم کا نقشہ کھینچ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور آپ کے ماننے والوں نے، آپ کے صحابہ نے ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کیا۔ وہ زمانہ کہ جب دنیا اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی اور شیطان کے پنجے میں جکڑی ہوئی تھی۔ اَنا اور خود پسندی اور تکبر اور فتنہ و فساد نے دنیا کو تباہی کے گڑھے میں پھینکا ہوا تھا۔ اس وقت انسان کو اعلیٰ اخلاق اور عاجزی اور انکساری کا نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درس دیا بلکہ ایسے انسان پیدا ہو گئے جو اس آیت کی عملی تصویر تھے۔ آج بھی دنیا کی یہی حالت ہے اور اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھیج کر آپ کو ایسے عباد الرحمن لوگوں کی جماعت بنانے پر مامور کیا ہے۔ پس آپ کی جماعت کی طرف منسوب ہونے والے ہر شخص کو اس معیار کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

سوال ایک حقیقی عبدرحمن کو کن کن باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے؟ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک حقیقی عبدرحمان کو اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس میں عاجزی بھی ہو، وقار بھی ہو اور تکبر سے پاک بھی ہو۔ جب ایسی حالت ہو تو پھر ایسے لوگ معاشرے میں محبت پھیلانے والے اور اس کے امن کی ضمانت بن جاتے ہیں۔ ان کا یہ وقار اور عاجزی جاہلوں کے غلط عمل اور فساد پیدا کرنے کی کوشش پر ان سے یہ جواب کہلواتا ہے کہ سَلٰمًا۔ تم ہمارے سے جھگڑے اور فساد کرتے ہو لیکن ہم تمہارے سے جھگڑنے کی بجائے تمہارے لئے سلامتی اور امن کی دعا کرتے ہیں اور خاص طور پر جب اختیار ہاتھ میں ہو، طاقت ہو اور پھر انسان جب ایسا رویّہ دکھائے تو یہ ایسا بلند خُلق ہے جو بندے کو حقیقی عبد بناتا ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ دنیا کو کیسا دیکھنا چاہتا ہے؟ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا میں پیار، محبت اور بھائی چارہ اور عاجزی پھیلے۔ ہر قسم کی نیکیاں دنیا میں پھیلیں۔ تمام برائیوں کا خاتمہ ہو۔ شیطان کے پنجے سے انسانوں کو نجات ملے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس دنیا کو بھی انسان امن، سکون اور جنت کا گہوارہ بنا دے اور اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے اور سب سے بڑھ کر اس تعلیم کے ساتھ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تا کہ دنیا کو حقیقی عبد رحمان بننے کے اسلوب سکھائیں، تا کہ دنیا میں رہنے والے انسانوں کو یہ بتائیں کہ ابدی جنت کا ادراک پیدا کرنا ہے اور اسے حاصل کرنا ہے تو پہلے اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھال کر اس دنیا کو بھی جنت بناؤ۔

سوال اللہ تعالیٰ کے نچلے آسمان پر آنے سے کیا مُراد ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نچلے آسمان پر آنے سے مراد ہے کہ نیک عملوں کی بڑھ کر جزا دیتا ہے۔ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

سوال جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اسے کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس معیار کو جانچنے کے لئے کوئی بیرونی آلہ یا طریقہ نہیں ہے۔ ہر ایک شخص اگر وہ حقیقت میں ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر اس کو اپنا محاسبہ خود ہی کرنا چاہئے۔ وہی صحیح بتا سکتا ہے کہ کیا ہم فخر سے بالکل پاک ہیں؟ ہمیں اپنے کسی اعلیٰ خاندان ہونے پر فخر تو نہیں ہے۔ ہمیں اپنی مالی حالت دوسروں سے بہتر ہونے پر فخر تو نہیں ہے۔ ہمیں اپنی اولاد کے تعلیم یافتہ ہونے پر فخر تو نہیں۔ ہمیں اپنی علمی قابلیت پر فخر تو نہیں۔ ہمیں اپنی کسی نیکی پر فخر تو نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر فوقیت نہیں ہے اور نہ عجمی کو عربی پر ہے۔

سوال معاشرے کے فساد کو ختم کرنے اور امن اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کیلئے آنحضرتؐ نے کیا اسوہ پیش فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک یہودی نے حضرت موسیٰ کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی تو مسلمان نے سختی سے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے بلند ہے۔ اس پر وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرتا ہے کہ اس سے میری دل آزاری ہوئی ہے۔ تو تمام نبیوں کے سردار نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فوقیت نہ دو۔ یہ ہے وہ عظیم اُسوہ جس سے معاشرے کا امن قائم ہوتا ہے۔ پس یہ جواب ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو اس امن، آشتی اور صلح کے بادشاہ پر الزام لگاتے ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی اُسوہ ہے اور سبق ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم اور بربریت کی وارداتیں کر رہے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کا دعویٰ کرنے والوں کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اس وقت اس عملی دنیا میں ان الزام لگانے والوں کے الزاموں کو ردّ کرنے کی ذمہ داری ہمارے سپرد ہے۔ اگر ہمارا دعویٰ حقیقی مسلمان ہونے کا ہے تو اس حقیقی تعلیم کا نمونہ بھی ہمیں بننے کی کوشش کرنی چاہئے جس کو ماننے کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اور یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوں گی وہاں ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے والے بن کر دنیا کے رہبر بن سکیں گے۔

سوال عاجزی اختیار کرنے والوں سے خدا تعالیٰ کیا سلوک فرماتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آپ علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلّت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا''۔ (پس یہ سچا تعلق ضروری شرط ہے۔) ''خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے''۔ (صرف ذاتی خواہشات نہ ہوں اور کوئی مقصد نہ ہو کہ مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ بلکہ فرمایا کہ) ''اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے''۔ (نفسانی خواہش پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔) ''جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3۔4) اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزّت، علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرّہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

سوال عاجزی اور انکساری کے متعلق کبیر نے کیا کہا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: کبیر نے سچ کہا ہے

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی کم ذات ...... پر نظر کر کے شکر کرتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو، تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہم رمضان کے آخری عشرہ میں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کے عشروں میں سے گزرتے ہوئے جہنم سے نجات دلانے والے عشرہ میں سے گزر رہے ہیں

یہ دن بیشک رحمت مغفرت اور جہنم سے نجات کے دن ہیں لیکن کیا ہم نے ان دنوں کے فیض سے فیض بھی پایا ہے؟ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور ارشادات بغیر کسی شرط کے نہیں ہوا کرتے۔ ان کے ساتھ بعض شرائط ہوتی ہیں۔ پس ان دنوں کی رحمت سے فیض پانے کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں اور ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے حصہ لینے کی بھی کچھ شرائط ہیں اور جہنم سے نجات کے لئے بھی کچھ شرائط کا پابند ہونا ضروری ہے

اگر دعائیں قبول کروانی ہیں تو پھر محسن بننا ضروری ہے

عام نیکیاں کرکے انسان محسن نہیں بن سکتا بلکہ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے اپنے اعمال کو اعلیٰ معیاروں تک لے جانا ضروری ہے

ہمیں اس رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے اور کوشش کرنی چاہئے جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے نہ کہ عارضی اور وقتی طور پر سزا سے بچالے اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ہم پہلی حالت میں آجائیں

حقیقی محسن وہ ہے جو ہر وقت یہ خیال رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اور جب یہ احساس ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے تب خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔ اور تبھی انسان برائیوں سے بچتا ہے۔ اور جو برائیوں سے بچتا ہے وہ دل کی بے چینیوں سے بھی بچتا ہے

ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے والے ہیں ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو جائے۔ ہم اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے بن جائیں اور رمضان کی برکات ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10رجولائی 2015ء بمطابق 10 وفا 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بائیس روزے گزر گئے یا بائیسواں روزہ گزر رہا ہے اور یوں ہم رمضان کے آخری عشرہ میں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کے عشروں میں سے گزرتے ہوئے جہنم سے نجات دلانے والے عشرہ میں سے گزر رہے ہیں۔

(الجامع لشعب الایمان کتاب الصیام باب فضائل شهر رمضان جلد 5 صفحہ 224 مکتبۃ الرشد طبع 2004ء حدیث نمبر 3336)

پس یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہ موقع نصیب فرمایا۔ لیکن ایک مومن جس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف بھرا ہوا ہے، وہ صرف اس بات پر خوش نہیں ہو سکتا کہ یہ دن یا عشرے جو اللہ تعالیٰ نے میسر فرمائے میری نجات کا سامان بن گئے۔ یہ دن بیشک رحمت مغفرت اور جہنم سے نجات کے دن ہیں لیکن کیا ہم نے ان دنوں کے فیض سے فیض بھی پایا ہے؟ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور ارشادات بغیر کسی شرط کے نہیں ہوا کرتے۔ ان کے ساتھ بعض شرائط ہوتی ہیں۔ پس ان دنوں کی رحمت سے فیض پانے کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں اور ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے حصہ لینے کی بھی کچھ شرائط ہیں اور جہنم سے نجات کے لئے بھی کچھ شرائط کا پابند ہونا ضروری ہے۔

پس ہمیں ان چیزوں سے فیض پانے کے لئے ان باتوں کی تلاش کی ضرورت ہے جن سے ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہوئے اس کے فضلوں کے مورد بنیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بارے میں بعض مفسّرین دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ ایک قسم تو رحمت کی یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور احسان کے ہوتی ہے۔ انسان اس کو حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص تردّد یا کوشش نہیں کر رہا ہوتا۔ اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے کہ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف:157)۔ کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس رحمت سے تمام لوگ حصہ لے رہے ہیں۔ بغیر کسی عمل کے ان کو اس رحمت سے حصہ مل رہا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں یوں فرمایا ہے کہ:

’’اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عام اور وسیع ہے اور غضب یعنی صفت عدل بعد کسی خصوصیت کے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی یہ صفت قانون الٰہی سے تجاوز کرنے کے بعد اپنا حق پیدا کرتی ہے اور اس کے لئے ضرور ہے کہ اوّل قانون الٰہی ہو اور قانون الٰہی کی خلاف ورزی سے گناہ پیدا ہو اور پھر یہ صفت ظہور میں آتی ہے اور اپنا تقاضا پورا کرنا چاہتی ہے‘‘۔ (جنگ مقدس روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 207)

پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے ان پر رحم کرتا ہے لیکن جب قانون الٰہی سے تجاوز کرنے پر انسان غضب یا سزا کا مورد بنتا ہے۔ چھوٹی موٹی غلطیوں کو تو اللہ تعالیٰ معاف کرتا چلا جاتا ہے لیکن جب انتہائی حد سے بڑھنا شروع کر دے تب پھر خدا تعالیٰ کی عدل کی صفت یا جو دوسری صفت ہے وہ کام کرتی ہے لیکن عموماً اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے۔ بعض دفعہ عدل کا یا قانون الٰہی کو توڑنے کا تقاضا ہوتا ہے کہ سزا ملے لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی رحم کرتے ہوئے بخش دیتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کیفیت مومنوں کے لئے نہیں ہے۔ جو حقیقی مومن ہیں ان کا مقام کچھ اور ہے۔ ایمان کا تقاضا تو ان ایمانی حالتوں کو درست رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی حتی المقدور کوشش کرنا ہے۔ اور سب کوششوں کے باوجود کسی بشری کمزوری کی وجہ سے گناہ سرزد ہو جائے تو پھر اگر حقیقی

ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس گناہ کو ڈھانک لیتی ہے نہ کہ جیسا کہ میں نے پچھلے کسی خطبے میں کہا تھا کہ انسان گناہوں پر دلیر ہوتا چلا جائے اور یہ کہتا رہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے، کوئی پرواہ نہیں۔ تو یہ باتیں خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والی ہیں۔ اس بات کو واضح فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کس طرح اس کے غضب کو ڈھانک لیتی ہے۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ:

’’وعید میں دراصل کوئی وعدہ نہیں ہوتا۔ صرف اس قدر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدوسیت کی وجہ سے تقاضا فرماتا ہے کہ شخصِ مجرم کو سزا دے اور بسا اوقات اس تقاضے سے اپنے ملہمین کو اطلاع بھی دے دیتا ہے‘‘۔ یعنی اپنے فرستادوں کو، انبیاء کو جن پر الہام کرتا ہے ان کو بتا دیتا ہے کہ فلاں شخص دلیر ہوتا جا رہا ہے اس کو میں سزا دینے والا ہوں لیکن پھر کیا صورت ہوتی ہے۔ ’’پھر جب شخصِ مجرم توبہ اور استغفار اور تضرع اور زاری سے اس تقاضا کا حق پورا کر دیتا ہے تو رحمت الٰہی کا تقاضا غضب کے تقاضا پر سبقت لے جاتا ہے‘‘۔ بعض دفعہ اطلاع بھی ہو جاتی ہے، سزا بھی مل جاتی ہے، مقدر ہو جاتی ہے، فیصلہ ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ شخص جس کے بارے میں فیصلہ ہوا ہے توبہ کر رہا ہے، استغفار کر رہا ہے تو پھر سزا سے بچ بھی سکتا ہے۔ تو فرمایا کہ ’’تو رحمت الٰہی کا تقاضا غضب کے تقاضا پر سبقت لے جاتا ہے اور اس غضب کو اپنے اندر محجوب و مستور کر دیتا ہے۔‘‘ اسے چھپا دیتا ہے۔ اس پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ ’’یہی معنی ہیں اس آیت کے کہ عَذَابِیۡۤ اُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَ رَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ (الاعراف:157)۔ یعنی رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ۔‘‘

(تحفہ غزنویہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 537)

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) میری رحمت غضب پر حاوی ہوگئی۔

پس مجرموں کو بھی ان کے توبہ استغفار سے اللہ تعالیٰ بخشتا ہے۔ جو بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں ان کے لئے سزا مقدر ہو جاتی ہے ان کو بھی بخش دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ایسے مجرموں کو بھی جن پر عذاب لازم ہو گیا جب وہ زاری کریں تو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے بلکہ بعض پر عذاب کی اپنے فرستادوں کو خبر بھی دے دیتا ہے (جیسا کہ میں نے کہا) لیکن پھر مجرم کی زاری جو ہے، اس کا تضرع ہے، اس کا رونا پیٹنا ہے، استغفار کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچ لیتا ہے۔ تو بہرحال مومن کا یہ مقام نہیں ہے کہ پہلے قانون الٰہی سے بغاوت کرے اور پھر آہ و زاری کرے اور پھر رحمت تلاش کرے۔ مومنوں کے بارے میں دوسری مثال ہے۔ اور دوسری قسم کی رحمت اعمال کے ساتھ مشروط ہے اور اس کا وعدہ نیک کام کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کے ساتھ مشروط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (الاعراف:57)۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔

محسن کے معنی ہیں جو دوسروں سے نیک سلوک کرے۔ تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ علم رکھنے والا ہو۔ تمام شرائط کے ساتھ اس کام کو پورا کرنے والا ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان لوگوں کے قریب ہے جو جان بوجھ کر گناہ کرنے والے نہیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہوں کی سزا کے خوف سے ہمیشہ پکارتے رہتے ہیں اور اپنے گناہوں کی سزا کے خوف سے اس کی یاد دل میں رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو جان بوجھ کر گناہ کرنے والے نہیں ہیں بلکہ انجانے میں اگر کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے پکارتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے۔ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے کہ وہ دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اس پر کوئی زبردستی نہیں ہے، نہ کوئی کر سکتا ہے کہ ضرور بالضرور اس نے ہماری دعائیں قبول کرنی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رحم محسنین کے ساتھ ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ ہے، ان پر ہوتا ہے جو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو دوسروں سے نیکیاں کرنے والے اور ان کے حق ادا کرنے والے ہوں۔

پس اگر دعائیں قبول کروانی ہیں تو پھر محسن بننا ضروری ہے اور محسن کے ان معنوں کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے محسن بننا ضروری ہے۔ پس یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ عام نیکیاں کر کے انسان محسن نہیں بن سکتا بلکہ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے اپنے اعمال کو اعلیٰ معیاروں تک لے جانا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو محسن کی تعریف فرمائی ہے اس کو اگر انسان دیکھے تو خوف سے پریشان ہو جاتا ہے کہ کیا ہماری عبادتوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ ہر کام کرتے ہوئے جو بھی کام ہم کر رہے ہیں ہماری یہ حالت ہوتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ اور وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محسن وہ ہے جو ہر نیک کام کرتے ہوئے یہ دیکھے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ یہ بات سامنے رکھے۔ یا کم از کم خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب سؤال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الایمان والاسلام والاحسان، و علم الساعۃ حدیث نمبر 50)

اب یہ حالت ہماری عبادتوں کی بھی ہو اور ہمارے دوسرے کام سرانجام دیتے وقت بھی ہو تو کبھی غلط کام ہو ہی نہیں سکتا۔ کبھی تقویٰ سے ہم اِدھر اُدھر ہو ہی نہیں سکتے۔ کبھی کسی کے ساتھ برا سلوک کر ہی نہیں سکتے۔ کبھی کسی کا حق مار ہی نہیں سکتے بلکہ کسی کو نقصان پہنچانے اور اس کا حق مارنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ پس اسلام کے احکامات تو ایسے ہیں کہ کسی طرف سے بھی ان پر عمل شروع کریں یا اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو پکڑیں یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی حکم کو دیکھیں یا ارشاد کو دیکھیں تو وہ سب کو گھیر کر اکٹھا کر کے ہمیں جس طرف لے کے جائیں گے وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ ہم خواہش تو بہت کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں بھی قبول ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بھی وارث ہوں اور اس کے مورد بنیں لیکن ان کے حصول کے لئے ہم اس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے یا اکثریت ہم میں سے نہیں کرتی یا باقاعدگی سے ہم کوشش نہیں کرتے جو ایک مومن کو کرنی چاہئے۔ ہم اس بات پر تو خوش ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے عشرے میں سے ہم گزرے لیکن ہم یہ نہیں سوچتے کہ اس رحمت کے حصول کے لئے ہم نے کیا کیا یا ہمیں کیا کرنا چاہئے تھا۔ کیا ہم ان گناہگاروں اور جرائم پیشہ کی طرح رہے جو وقتی آہ وزاری کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کر کے اس سزا سے بچ گئے جو کسی کو کسی خاص جرم کی وجہ سے ملنی تھی یا بعض جرائم کی وجہ سے ملنی تھی۔ یا ہم محسنین میں شمار ہو کر اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالنے والے بننے کی کوشش کر رہے ہیں جو ہمیشہ تقویٰ پر قائم رہنے کا عہد کرتے ہیں، جو ہمیشہ دوسروں کے ساتھ نیکیاں بجالانے کا عہد کرتے ہیں، جو رمضان کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا مستقل ذریعہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور بناتے ہیں۔

پس ہمیں اس رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے اور کوشش کرنی چاہئے جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے نہ کہ عارضی اور وقتی طور پر سزا سے بچالے اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ہم پہلی حالت میں آ جائیں۔ اس ایک لفظ رحمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری زندگی کے لئے لائحہ عمل کا ایک خزانہ عطا فرما دیا کہ رمضان کے پہلے دس دن میں اس رحمت کی تلاش کرو اور جب یہ رحمت تلاش کر لو تو پھر یہ عہد کرو کہ اس کو ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ ایک مومن کے لئے دس دن کی تربیت پھر اگلے راستے دکھائے گی۔ لیکن کیونکہ شیطان ہر وقت ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے جو اپنے کاموں میں مصروف ہے، ورغلانے کے کام میں مصروف ہے، نیکیوں سے ہٹانے کے کام میں مصروف ہے اس لئے اس رحمت کو حاصل کرنے کے بعد اس پر قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے اور یہ مدد حاصل کرنے کے لئے ہم نے کیا طریق اختیار کرنا ہے۔ فرمایا کہ اگلے دس دن پھر اللہ تعالیٰ کی اس مدد اور طاقت کو تلاش کرو تا کہ تمہارے عمل مستقل عمل بن جائیں اور وہ طاقت ہے استغفار۔ آپ نے فرمایا کہ دوسرا عشرہ مغفرت کا عشرہ ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ آہ وزاری کرنے والے کے گناہ بخشتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے اور ان پر رحمت اور فضل کرتا ہے۔ لیکن مومن وہ ہے جو اس ستاری اور رحمت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے جس کا اظہار اس کی عبادتوں سے بھی ہو اور دوسرے اعمال سے بھی ہو اور مستقل استغفار کرتے ہوئے ہو۔ اپنے اعمال پر نظر ڈالتے ہوئے ہو۔ اور جب یہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت ہمیں اپنی لپیٹ میں لیتی چلی جائے گی۔ اس کی رحمت کے دروازے ہم پر کھلتے چلے جائیں گے۔ اور جب یہ ہو گا تو پھر ہمیں نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ دیتا چلا جائے گا۔

ایک مومن کے لئے مغفرت کی حقیقت کیا ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنا چاہئے اور کس طرح استغفار کرنی چاہئے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریّت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفْر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُستَغْفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے‘‘۔ جو استغفار کرنے والا ہے اس کی جو فطرتی کمزوریاں ہیں ان کو ڈھانک لے اور

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468 , 2237-0471

کلام الامام

’’بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 157)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

مستقل استغفار سے پھر اللہ تعالیٰ ڈھانک بھی لیتا ہے۔فرمایا کہ ’’لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے‘‘۔یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا اور جس طرح بنایا اس کو اپنے خاص سہارے سے محفوظ رکھنے والا بھی ہے۔وہ قیوم بھی ہے۔’’پس جب خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔اس لئے انسان کے لئے لازم ہے جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیّت کے ذریعہ بگڑنے سے بچاوے‘‘۔

(عصمت انبیاء روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 671)

پس انسان کے لئے ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے۔اس بگڑنے سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی قیومیت سے حصہ لینے کے لئے اپنی روحانی حالتوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ استغفار کرو۔

پس رمضان میں جو ہمیں مغفرت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو اس روح کو سامنے رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اس کی رحمت سے اگر مستقل حصہ لینا ہے تو استغفار کرو۔اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرو۔خدا تعالیٰ جو ان دنوں میں اپنے بندوں پر خاص مہربان ہوتا ہے اس کی رحمت کے دونوں فیض جاری ہیں۔ایک عام فیض جس سے مومن اور غیر مومن سب حصہ لیتے ہیں اور ایک خاص فیض جو محسنین کے ساتھ مخصوص ہے اس سے بھی ہم حصہ پانے والے ہوں کہ اس فیض سے حصہ لینے کے لئے جو محسنین سے مخصوص ہے جہاں ایک مومن نیکیوں کے بجا لانے کے لئے طاقت پکڑنے کی کوشش کرے وہاں استغفار سے اللہ تعالیٰ کی روشنی سے روشنی لے اور اللہ تعالیٰ کی طاقت سے طاقت پکڑے تا کہ کبھی اللہ تعالیٰ کی روشنی سے محروم ہو کر اندھیروں میں نہ بھٹکنے لگے یا اللہ تعالیٰ کی طاقت سے بےفیض ہو کر شیطان کی جھولی میں نہ جا گرے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کی طاقت ساتھ نہ ہو تو شیطان کے حملے بڑے سخت ہیں۔وہ فوراً اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔اس لئے استغفار کرنا بہت ضروری ہے تا کہ انسان اللہ تعالیٰ سے طاقت پکڑے اور شیطان سے ہمیشہ بچا رہے۔

پس فرمایا کہ انسان فطرتاً کمزور ہے اور اس کمزوری سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کی طاقت سے طاقت لینے کے لئے استغفار ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کو اپنی نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو اپنے اوپر ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے سہارے کی ضرورت ہے اس کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ نے اپنا نام قیوم رکھ کر اس طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔اس کی یہ صفت ہے کہ نیکیوں کو جاری رکھنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے ہمیشہ حصہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ کے سہارے کی ضرورت ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی صفت قیومیت ہی بتا رہی ہے کہ تم نے اگر ہمیشہ کسی چیز کو جاری رکھنا، قائم رکھنا ہے تو تمہیں بہر حال میرے سہارے کی ضرورت ہے۔میری طرف آؤ۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سہارے کو کبھی نہ چھوڑو جو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ جو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے، قائم کرتا ہے اور سب سے مضبوط سہارا ہے۔

پس ہمیں اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ درمیانی عشرہ کے مغفرت کا عشرہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں جتنی استغفار کرنی ہے کرلو اور تم نے اتنا کرنے سے اپنے مقصود کو پا لیا۔بلکہ اس طرف ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ دلائی ہے کہ رمضان آیا، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب ہوا۔تمہاری توجہ بھی روزوں اور دعاؤں کی طرف ہوئی تو اب اپنی نیکیوں کو جاری رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مستقل حصہ لینے کے لئے اپنی فطری کمزوریوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے ہوئے اس کی پناہ میں آؤ اور یہ کوشش کرو کہ یہ حالت مستقل ہو جائے۔اللہ کرے کہ ہم میں سے اکثر اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتے ہوئے دوسرے عشرے میں سے گزر رہے ہوں یا گزرے ہوں۔عشرہ تو ختم ہو گیا۔اور اب اس سوچ کے ساتھ تیسرے عشرے میں بھی داخل ہو رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی ہوئی روشنی اور طاقت ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں لے جانے والی ہوگی انشاء اللہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ آخری عشرہ جہنم سے بچانے کا عشرہ ہے تو جب انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں بھی لپٹ جائے، اس کی مغفرت سے روشنی اور طاقت پکڑ کر اس پر قائم بھی ہو جائے، اس کی روشنی سے حصہ لے لے اور اس کی طاقت پکڑ کر اس پر قائم بھی ہو جائے تو ظاہر ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا ہی ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کسی کو بغیر اجر کے تو نہیں چھوڑتا۔بڑا دینے والا ہے۔جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے نیکیاں بجالا رہا ہو یا بجالانے کی کوشش کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ صرف اتنا نہیں فرماتا کہ اچھا میں تمہیں جہنم میں نہیں ڈالوں گا۔جہنم سے تم بچ گئے بلکہ جہنم سے بچانے کا عشرہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصل میں ہمیں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کرنے والوں سے راضی ہو کر اپنی جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔جو دوزخ کے دروازے رمضان کے آنے پر بند کئے گئے تھے۔

(سنن الترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل شهر رمضان حدیث نمبر 682)

اگر مستقل اس کی مغفرت طلب کرتے رہو گے، استغفار کرتے رہو گے، نیکیوں پر دوام حاصل کرنے کے لئے اور ان پر قائم رہنے کے لئے مستقل اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رہو گے تو جہنّم کے دروازے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ ان تیس دنوں کی عبادات اور عہد اور حقوق کی ادائیگی اور توبہ اور استغفار کی مستقل عادت جہنم کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دے گی۔

جنت اور جہنّم کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’مذہب سے غرض کیا ہے؟ بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو۔کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا۔اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع واقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا‘‘۔ (چشمہ مسیحی روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 352)

پس اس نکتے کو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جہنم سے نجات بھی اس دنیا سے شروع ہوتی ہے اور جنت کا ملنا بھی اس دنیا میں ہوتا ہے اور ان دونوں کے جو وسیع اثرات ہیں، جو مختلف حالتوں اور رنگوں میں انسان کو ملنے ہیں یا ملتے ہیں وہ اگلے جہان میں ملتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق، توبہ استغفار انسان کو اس دنیا میں بھی جنت دکھا دیتا ہے جس کے وسیع تر انعامات جیسا کہ میں نے کہا اگلے جہان میں ملیں گے۔اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق اور محبت اور اس کی رحمت اور بخشش ہر وقت طلب نہ کرتے رہنا اس کے احکامات کو جان بوجھ کر توڑنا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے حوالے سے اس طرح کھول کر بیان فرمایا۔فرمایا کہ ’’قرآن شریف نے بہشت اور دوزخ کی جو حقیقت بیان کی ہے کسی دوسری کتاب نے بیان نہیں کیا۔اس نے صاف طور پر ظاہر کر دیا کہ اسی دنیا سے یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے۔چنانچہ فرمایا وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن: 47)۔یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے واسطے دو بہشت ہیں‘‘۔(دو جنتیں ہیں۔)’’یعنی ایک بہشت تو اسی دنیا میں مل جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا خوف اس کو برائیوں سے روکتا ہے‘‘۔(برائیوں سے رکنے سے بہشت ملتا ہے) ’’اور بدیوں کی طرف دوڑنا دل میں ایک اضطراب اور قلق پیدا کرتا ہے جو بجائے خود ایک خطرناک جہنم ہے‘‘۔اللہ تعالیٰ کا خوف برائیوں سے روکتا ہے اور انسان جب برائیوں سے رکتا ہے تو اس دنیا میں بھی جہنم سے بچ گیا اور جو بدیوں کی طرف دوڑتا ہے، بدیاں کرتا ہے، اسے کوئی بدی کرنے والا سکون نہیں پاتا۔کہیں نہ کہیں اس کو اضطراب رہتا ہے، کوئی بے چینی رہتی ہے اور انسان کی بدیاں کرنے کے بعد جو یہ حالت ہے یہ خود ایک جہنم ہے۔فرمایا ’’لیکن جو شخص خدا کا خوف کھاتا ہے تو وہ بدیوں سے پرہیز کر کے اس عذاب اور درد سے تو دم نقد بچ جاتا ہے‘‘۔(وہ تو فوری طور پر بچ گیا جو خدا تعالیٰ کا خوف کرنے والا ہے۔)’’جو شہوات اور جذبات نفسانی کی غلامی اور اسیری سے پیدا

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
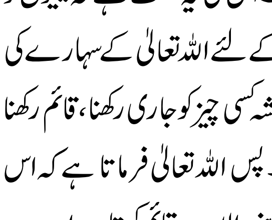

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی وافراد خاندان

کلام الامام

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 157)

طالب دعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی وافراد خاندان

ہوتا ہے‘‘۔یعنی جذبات شہوانی سے اور جذبات نفسانی سے انسان جونفسانی جذبات کی غلامی میں آ جاتا ہے یا شہوات کا اسیر بن جاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کا خوف ہو تو اپنے ان جذبات کو دبانے سے وہ اس سے بچ جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ’’اور وہ وفاداری اور خدا کی طرف جھکنے میں ترقی کرتا ہے؟‘‘ (پھر انسان جب ان چیزوں سے بچے گا تو خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے میں ترقی کرے گا) ’’جس سے ایک لذت اور سرور اسے دیا جاتا ہے اور یوں بہشتی زندگی اسی دنیا سے اس کے لئے شروع ہو جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 155-156۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس دنیا کی بہشتی زندگی یا اگلے جہان کی بہشت کے حصول کی کوشش اور جہنم سے بچنا کس طرح ہے اور کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق جہنم سے بچنا اور جنت کا حصول صرف اخروی جنت اور جہنم نہیں ہے بلکہ اس دنیا کی بھی جنت اور جہنم ہے اور اس صورت میں اس سے بچنا اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان خدا تعالیٰ سے ڈرے۔جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقی محسن وہ ہے جو ہر وقت یہ خیال رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔اور جب یہ احساس ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے تب خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔اور تبھی انسان برائیوں سے بچتا ہے۔اور جو برائیوں سے بچتا ہے وہ دل کی بے چینیوں سے بھی بچتا ہے۔اب ایک چور ہے یا کسی بھی طریقے سے کوئی بھی غلط کام کرنے والا ہے، اسے ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں میں پکڑا نہ جاؤں یا اور کسی قسم کی بدنامی نہ ہو اور آپ نے فرمایا کہ یہ خوف ہی اس دنیا میں اسے جہنم میں مبتلا کر دیتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اس دنیا اور اگلے جہان میں جنت کما رہا ہوتا ہے اور برائیوں اور شہوات نفسانی میں مبتلا اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جہنم کما رہا ہوتا ہے۔فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا اس سے وفا رکھنا ہی جنت ہے اور اس سے دور جانا جہنم ہے۔پس یہ جہنم سے نجات کی بات بھی وہیں آ کر ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل اور اس کے خوف اور تقویٰ کو ہر وقت سامنے رکھنا۔

پس اس چھوٹی سی حدیث میں تین باتوں کا ذکر فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف توجہ دلائی وہاں اس پر قائم رہنے کے لئے استغفار کی طرف بھی توجہ دلائی اور پھر اس پر قائم رہنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا اگر انسان اس بات کو حاصل کر لے تو اس کا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے ہو جاتا ہے۔برائیوں سے نفرت اور نیکیاں بجالانے کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔رمضان کا مستقل فیض اس کی زندگی میں جاری ہو جاتا ہے اور وہ جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے اور دنیا و آخرت میں وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کی جنت سے فیض پاتا ہے۔

پس ہمیں اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور اس کے مطابق سوچنا چاہئے۔رمضان کے آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور ایمان کو ہمیشہ سلامت رکھنے کے لئے اور تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے ایک اور بات بھی، ایک اور چیز بھی یا ایک اور امر کی طرف بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ دلائی بلکہ ایک خوشخبری عطا فرمائی اور وہ یہ ہے کہ ان دنوں میں آخری عشرہ میں لیلۃ القدر ہے۔ایک روایت میں آتا ہے جو حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے، اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(صحیح البخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب فضل لیلۃ القدر حدیث نمبر 2014)

لیلۃ القدر کی بڑی اہمیت ہے لیکن رمضان کے روزے بھی وہی اہمیت رکھتے ہیں۔ٹھیک ہے کہ ایک رات میں گناہ بخشے جاتے ہیں لیکن گزشتہ عمل بھی سامنے ہیں اور رمضان میں تیس دنوں میں بھی یہی عمل ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ شرائط ہیں جو ضروری ہیں۔ایمان اور نفس کا محاسبہ۔یعنی رمضان کے روزے بھی اور لیلۃ القدر کا پانا اور گناہ بخشوانا بھی۔اگر پہلے دنوں میں کوئی کمزوری رہ گئی تھی تو آخری دنوں میں اسے دور کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ صرف لیلۃ القدر جس کو ملے گی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے بلکہ ہر شخص جو روزوں سے اور لیلۃ القدر سے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے گزر رہا ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی بخشش کی امید رکھنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔

مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت سی خصوصیات اور شرائط رکھی ہیں۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی یہ شرائط رکھی ہیں وہاں بہت ساری جگہوں پر ایمان کو اعمال صالحہ کے ساتھ بھی جوڑا ہے۔اللہ تعالیٰ پر ایمان اور ساتھ ہی نیک اعمال۔پس اس طرف بھی ہماری توجہ رہنی چاہئے کہ ایمان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کے لئے بہت سی نشانیاں بتائی ہیں۔مثلاً ایک نشانی یہ بتائی کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (الانفال:3)۔یعنی مومن تو صرف وہی ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں۔مومن کی یہ نشانی ہے کہ ہر وقت اس احساس میں رہے کہ خدا کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیئے ہیں۔جب بھی اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کوئی چیز یاد کرائی جائے تو وہ فوراً ڈر جائے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔پس جب متعدد جگہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اعمال صالحہ بجالانے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو اس کو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔جب خدا تعالیٰ کے حوالے سے ان کی ادائیگی کا کہا جائے اور پھر انسان ان کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ دے تو کیا وہ اس آیت کے تحت مومن کے زُمرہ میں آتا ہے؟ یا اگر ہم توجہ نہیں دیتے تو ہم (اس زمرہ میں) آتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اور اپنے ایمان کی حالت کو دیکھتے ہوئے روزے رکھے یا لیلۃ القدر سے گزرے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

پس رمضان اور لیلۃ القدر کی برکتیں مشروط ہیں۔جیسا کہ میں نے شروع میں بھی کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول کے احکامات مشروط ہوتے ہیں۔اگر انسان کے ایمان میں کمزوری ہے اور دوسروں کے حقوق غصب کر رہا ہے اور پھر بھی وہ اگر کہتا ہے کہ اس نے لیلۃ القدر کا نظارہ کیا۔اگر دعا کی خاص کیفیت اس میں پیدا ہو کر اُسے اپنی حالت میں مکمل انقلاب لانے والا بناتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت نے اسے نوازا ہے جس کا تقاضا اب یہ ہے کہ اس پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرے۔اگر یہ حالت نہیں تو ہو سکتا ہے کہ جس کو وہ لیلۃ القدر سمجھا ہو وہ نفس کا دھوکہ ہو۔آپ نے تو یہی فرمایا ہے۔ایمان بھی کامل ہو نفس کا محاسبہ بھی ہو۔

پس اس نکتہ کو ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر صرف وہ خاص رات ہی نہیں۔لیلۃ القدر کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ایک وہ رات جو رمضان میں آتی ہے۔ایک وہ زمانہ جو نبی کا زمانہ ہے۔اور ایک یہ ہے کہ انسان کے لئے، ہر شخص کے لئے اس کی لیلۃ القدر وہ ہے جب وہ پاک اور صاف ہو گیا۔(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 336)۔دنیا کے تمام گندوں اور میلوں سے پاک ہو گیا۔اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم ہو گیا۔اپنا محاسبہ کرتے ہوئے تمام برائیوں کو اپنے سے دور کر دیا۔پس یہ وہ لیلۃ القدر ہے جو اگر ہمیں میسر آ جائے اور ہم خالص اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بن جائیں، اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے والے بن جائیں تو یہ ہمارا وہ مقصد ہے جس کو حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔اگر ہم نے یہ مقام حاصل کر لیا یا ہم یہ کر لیں تو ہر دن اور ہر رات ہمارے لئے قبولیت دعا کی گھڑی بن جاتی ہے۔ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے والے ہیں ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو جائے۔ہم اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے بن جائیں اور رمضان کی برکات ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہیں۔

اللہ کرے ہمارے میں سے بہت سے اس لیلۃ القدر کو بھی پانے والے ہوں جو قبولیت دعا کا خاص موقع ہے اور جو ان آخری دنوں میں ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس کو پانا ہمیں نیکیوں اور تقویٰ پر چلانے والا اور اس میں مزید بڑھانے والا ہو۔ہمارے گزشتہ تمام گناہ بھی بخشے جائیں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہم میں قوت اور طاقت پیدا فرما دے۔

۞…۞…۞

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
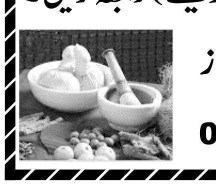
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

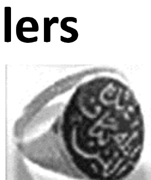
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی، جون 2015ء

- اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ میں جماعت کی ممبر ہوں، جماعت احمدیہ میں شامل ہوں اور خلافت احمدیہ کو مانتی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتی ہوں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کا کامل جُوا اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا۔ کامل اطاعت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔
- کوئی احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات سے جان بوجھ کر باہر نکلتا ہے وہ احمدی ہی نہیں ہے، اگر ارادتاً کوئی ان احکامات سے باہر نکلے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس نظام سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔
- ہر احمدی مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے جائزے لیں کہ ہم کس حد تک اَطِیۡعُوا اللّٰہَ اور اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
- ایک مومنہ اور مومن جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں دین کی خاطر شامل ہوا ہے اپنی دُنیا و عاقبت سنوارنے کیلئے شامل ہوا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ دین خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے کا نام ہے۔
- جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا دعویٰ کیا ہے تو پھر ہمارے ہر کام میں برکت تبھی پڑے گی جب ہم اس دُنیاوی آزادی پر چلنے کی بجائے دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اور جب یہ ہوگا تو دُنیا ہماری لونڈی بن جائے گی۔ دُنیا آپ کے پیچھے چلے گی۔ دُنیا والے پھر آپ سے ہدایت حاصل کریں گے۔ جن کو خدائی وعدوں پر یقین نہیں وہ بیشک یہ سمجھیں کہ اتنی چھوٹی سی جماعت کس طرح دُنیا کو اپنے پیچھے چلا سکتی ہے؟ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے آثار شروع ہوگئے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے کی ہر احمدی عورت اور مرد کو کوشش کرنی چاہئے اور اسی کی ضرورت ہے تاکہ ہم کامیابی کی منزلوں کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن سکیں۔

﴿جلسہ کے دوسرے روز مستورات سے بصیرت افروز خطاب میں لجنہ کو زرّیں نصائح﴾

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 5 اور 6؍جون 2015 کی مصروفیات

5؍جون 2015 بروز ہفتہ

لتھوانیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں لتھوانیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ امسال لتھوانیا سے 8؍افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ اس وفد میں طلباء پروفیسرز ایک کالج کی ایڈمنسٹریٹر اور وکیل شامل ہوئے تھے۔

ملاقات کے آغاز میں وفد کے تمام ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ آج ان کی خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہو رہی ہے۔

☆اس کے بعد ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تقاریر خود لکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے خود پتہ نہیں ہوتا کہ کیا کہنا ہے۔ آج کے خطبہ کے بارہ میں میں نے کل سوچا تھا۔ تقاریر وغیرہ بھی میں خود ہی تیار کرتا ہوں۔ بعض حوالہ جات کے لئے اپنے دفتر سے مدد لیتا ہوں۔ تقاریر کے TOPICS وغیرہ کا انتخاب میں خود کرتا ہوں اور حوالہ جات کے لئے رہنمائی دیتا ہوں کہ مجھے فلاں فلاں حوالہ نکال دیں۔

☆وفد کے ایک ممبر نے سوال کیا کہ اسلام میں سؤر کا گوشت کھانا کیوں منع ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سؤر کا گوشت کھانا تو بائبل میں بھی منع ہے۔

☆ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے وقت کو مختلف کاموں کے لئے کس طرح manage کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں خود نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی سارے کام ہوجاتے ہیں۔ پہلے میری زندگی کا معمول بالکل مختلف ہوا کرتا تھا لیکن خلافت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد میرے معمولات میں ایک U-turn آگیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ مجھ سے کیسے ہو گیا؟ اللہ ہی تھا جو تمام کاموں کو کرنے والا تھا۔

☆ایک خاتون نے سوال کیا کہ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت کیوں دی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو چار شادیوں کی اجازت دی ہے وہ بعض شرائط کے ساتھ دی ہے۔ مثلاً دو اور تین اور چار کی جو اجازت قرآن کریم میں ہے یہ جنگوں کے حالات کے پیش نظر بھی ہوسکتی ہے۔ جیسے عالمی جنگیں ہوئیں تو بہت سے مرد جنگوں میں مارے گئے اور یہاں جرمنی میں بھی بے تحاشا مرد مارے گئے۔ اور بڑی تعداد میں عورتیں پیچھے رہ گئیں۔ اگر چار شادیوں کی اجازت ہوتی تو پھر ان عورتوں کی بھی شادی ہوسکتی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام سے قبل بھی لوگ زیادہ شادیاں کرتے تھے اور کئی بیویاں رکھتے تھے۔ وہ عیسائی تھے یا لامذہب تھے یا بتوں کو پوجنے والے تھے وہ کئی کئی بیویاں بیس بیس، تیس تیس بیویاں رکھتے تھے۔ کوئی جتنا بڑا آدمی ہوتا اس کی اتنی ہی زیادہ بیویاں ہوتیں۔ بلکہ افریقہ میں ابھی بھی بعض علاقوں میں رواج ہے کہ ان علاقوں کے چیفوں نے کئی کئی بیویاں رکھی ہوتی ہیں۔ اور جب وہ احمدی ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ پھر انہیں بتایا جاتا ہے کہ چار بیویاں رکھنے کے بعد باقی کو احسن رنگ میں حق زوجیت سے آزاد کردیتے ہیں۔ پس اسلام نے تو تعداد کو محدود کیا ہے اور پھر اس کے ساتھ کئی شرائط بھی لگائی ہیں کہ تم انصاف کرو۔ یہ سب سے بڑی شرط ہے کہ اگر ایک سے زائد شادی کرنی ہے تو ہر بیوی کے ساتھ انصاف کرو۔ اس بات کی اجازت نہیں کہ کسی بیوی کو کالمعلقہ چھوڑ دو۔

☆اسی عورت نے دوبارہ سوال کیا کہ چار ہی کیوں ہیں؟ پانچ کیوں نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر پانچ ہوتیں تو آپ نے کہنا تھا کہ پانچ ہی کیوں، چھ کیوں نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگوں کے حالات کے علاوہ یہ بھی صورت ہوتی ہے کہ پہلی بیوی کی اولاد نہیں ہے اور مرد کو اولاد کی خواہش ہے تو وہ دوسری شادی کرلے۔ بعض عورتیں بیمار ہوتی ہیں اور مرد کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں تو اس صورت میں بھی مرد دوسری شادی کرسکتا ہے۔ اسی طرح بعض دوسری ضرورتیں بھی پڑتی ہیں جس کے لئے مرد کو ایک سے زائد شادی کرنا پڑتی ہے۔ اسی طرح بعض دینی ضروریات کے لئے بھی بعض لوگوں کو شادیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض مرد ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ

ہمارا ایک بیوی سے گزارہ نہیں ہوسکتا۔ایسے مرد بجائے اس کے کہ ادھر اُدھر جائیں اور غلط کام کریں ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ دوسری شادی کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گھر میں پاکیزہ ماحول بنانا ضروری ہے۔اگر مرد کا گزارہ نہیں ہوتا تو بہتر ہے کہ ماحول کی پاکیزگی قائم رکھنے کے لئے دوسری شادی کرلے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر مرد کو پتہ ہو کہ عورت کے کیا حقوق ہیں اور ان کو ادا نہ کرنے پر اس کو کتنا گناہ ہوگا تو شاید مرد ایک بھی شادی نہ کرے۔دو تین تو دور کی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام فطرت اور حقیقت کے قریب لاتا ہے۔یہاں جو 65 یا 75 فیصد طلاقیں ہوتی ہیں وہ اسی وجہ سے ہوتی ہیں کہ مرد اور عورت میں ایک خاص عرصہ کے بعد اعتماد نہیں رہتا۔آپ بے شک دیکھ لیں کہ مرد کہیں نہ کہیں involve ہوا ہوتا ہے۔شاید کہیں عورت بھی ہوتی ہو لیکن عموماً مردوں پر یہی الزام لگاتے ہیں اور عورتیں اس کی وجہ سے طلاقیں لیتی ہیں۔تو nature کا ایک قاعدہ قانون ہے اس کے مطابق نہ چلنے سے یہ برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔اس لئے ان برائیوں سے روکنے کے لئے اسلام کہتا ہے کہ تم شادیاں کرلو۔بجائے اس کے کہ آپس کے اعتماد کو بھی ختم کرو۔ پہلی بیوی کو اعتماد میں لو اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے دوسری شادی کرو یا تیسری شادی کرلو۔بجائے اس کے کہ تم اپنی بیوی کا اعتماد ختم کرو اور گندے کاموں میں ملوث ہو جاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بجائے اس کے کہ پہلی بیوی کا اعتماد ختم کرو اور گندے کاموں میں ملوث ہو جاؤ اس سے بہتر ہے کہ دوسری شادی کرلو تاکہ پہلی بیوی کا اعتماد بھی قائم رہے۔

☆اسی خاتون نے سوال کیا کہ اگر مرد میں ایسی بیماریاں ہوں تو عورت کیا کرے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر مرد میں ایسی کوئی بیماری ہے تو عورت خلع لے لے اور علیحدہ ہو جائے۔اسی طرح اگر عورت یہ نہیں چاہتی کہ مرد دوسری شادی کرے تو وہ عورت خلع لے سکتی ہے۔اگر مرد کو طلاق کا حق ہے تو ایسے حالات میں جب عورت خوش نہیں ہے تو اس کو اپنے خاوند سے خلع لینے کا حق ہے۔وہ خاوند سے علیحدگی اختیار کرسکتی ہے۔اس صورت میں مرد اپنی اس بیوی کو پورے حقوق کے ساتھ رخصت کرے گا۔اور اگر اس بیوی سے اولاد ہو تو اولاد کے سب حقوق شریعت کے مطابق ادا کرے گا۔

☆ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دنیا میں ایک قبیلہ ایسا بھی ہے جہاں عورت کو اختیار ہے کہ وہ ایک سے زیادہ مردوں سے شادیاں کرسکتی ہے اور نسل کو چلاتی ہے۔لیکن پھر یہ پتہ نہیں چلتا کہ بچہ کس کا ہے؟ عموماً ہر سوسائیٹی میں مرد سے ہی نسل چلتی ہے اس لئے مرد تو چار شادیاں کرسکتا ہے اور مرد کو جو ضروریات ہیں وہ عورت کی ضروریات سے زیادہ ہیں۔اس لئے بھی اس کو اجازت مل گئی لیکن اگر عورت ایک سے زیادہ شادیاں کرے گی تو پتہ نہیں چلے گا کہ کس کی نسل چل رہی ہے۔

اس ملاقات کے بعد وفد کے ممبران نے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

لتھوینیا سے آنے والے ایک وکیل Mr Sarunas نے کہا: میں یہاں آپ کے جلسے میں شامل ہو کر بہت متاثر ہوا ہوں۔میں نے آپ کے خلیفہ کے خطابات سنے ہیں۔اسلام کے بارے میں یہ میرے لئے نیا تجربہ ہے۔یہاں آکر مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے۔میں آپ کا شکر گزار ہوں اور ایک وکیل ہونے کی حیثیت سے اب میں لتھوینیا میں آپ کی جماعت کی Activities میں قانونی طور پر پوری مدد اور کوشش کروں گا اور آپ کا ساتھ دوں گا۔

اسی طرح ایک یونیورسٹی کے طالب علم Mr.Artur کہنے لگے:

مجھے آپ لوگوں کی وجہ سے ہی اسلام کی حقیقت کا پتہ چلا۔یہاں آکر خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ دہشت گردی چند انتہاء پسند لوگ کرتے ہیں جس کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس سے قبل بھی میں جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔آپ لوگوں کے توسط سے ہی مجھے اسلام کی حقیقت کا پتہ چلا۔یہاں آکر اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ دہشت گردی چند انتہاء پسند لوگ کرتے ہیں جن کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔احمدی لوگ مہمانوں کو اپنے سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ان کی چھوٹی سے چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے ہیں۔

☆ایک اور طالب علم Mr.Edgaras جو اس جلسہ میں شامل تھے وہ کہنے لگے:

یہاں آنے سے قبل میرے ذہن میں الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ اسلام کے بارہ میں بہت غلط تصور قائم تھا۔خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر اور جلسہ کے پروگرام دیکھ کر سب کچھ مختلف لگا۔لوگوں کا رویہ بہت مثبت تھا اور آج حقیقی اسلام کو آپ لوگوں کی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔

ایک طالبہ علم Miss Viktorija نے بھی اسی طرح کے جذبات کا اظہار کیا:

یہاں آکر خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر حقیقی اسلام کا پتہ چلا ہے اور اسلام کے بارہ میں ہمارے خیالات تبدیل ہوگئے ہیں۔اسلام تو ایک پر امن مذہب ہے۔احمدی لوگ متحد نظر آتے ہیں۔جلسے سے قبل مجھے اسلام کے بارہ میں نہیں پتہ تھا۔پر آج خود شامل ہو کر بہت کچھ دیکھنے کو ملا۔آپ لوگ بہت ملنسار ہیں۔

لتھوانیا سے دو مہمان خواتین Jurjita صاحبہ اور Deimante صاحبہ آئی تھیں۔یہ خواتین ایک بزنس سکول کی ٹیچر ہیں۔انہوں نے کہا:

حضور انور بہت اچھے انسان معلوم ہوتے ہیں۔آپ سے ملاقات بھی ہوئی جس میں مختلف چیزوں کے بارہ میں بات ہوئی اور آپ نے مختلف سوالوں کے جواب دیئے جیسے اسلام میں چار بیویوں کے سوال وغیرہ۔آپ کا مزاح بہت خوب ہے۔آپ کے جوابات بڑے معقول تھے اور دل پر اثر کرنے والے تھے۔جماعت کی تعلیم محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بہت عمدہ تعلیم ہے کیونکہ اچھی بات اچھائی کو ہی کھینچتی ہے۔یہاں کا انتظام بہت اچھا تھا لوگ بہت اچھے ہیں۔ہر چیز منظم ہے۔ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا یہاں آکر ہی پتہ چلا ہے۔ہماری ہر طرح سے مہمان نوازی کی گئی۔ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھا گیا۔اگر کسی چیز کے بارہ میں سوچا بھی تو مطالبہ کرنے سے پہلے وہ چیز مہیا کردی گئی اور اس قسم کی اعلیٰ مہمان نوازی پر ہم شکر گزار ہیں۔

☆اسی طرح انگریزی زبان کے ایک ٹیچر Mr Makaris Savlys نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ میں شمولیت سے قبل اسلام بہت سخت مذہب لگتا تھا۔جلسے کے پہلے دن ہی یوں محسوس ہوا جیسے اسلام بہت ہی اچھا مذہب ہے۔میڈیا میں اسلام کی غلط تصویر پیش کی جاتی ہے۔آپ کے خلیفہ نے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کی تو مجھے سمجھ آئی کہ اسلام ہر قسم کی دہشت گردی کو ختم کرتا ہے۔آپ کے خلیفہ عصر حاضر کے مسائل پر خوب نظر رکھتے ہیں اور ان پر بات بھی کرتے ہیں۔جہاد کا درست تصور ہمیں یہاں آکر ہی سمجھ آیا۔دوسرے مسلمان جہاد کی غلط تشریح کرتے ہیں۔یہاں آکر ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆لتھوانیا کے وفد کی یہ ملاقات نو بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے از راہ شفقت وفد کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا اور ہر ایک کو قلم بھی عطا فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجکر پچاس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

۞...۞...۞

6؍جون 2015 بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج لجنہ جلسہ گاہ میں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔

لجنہ کے جلسہ گاہ کی کاروائی

آج لجنہ کے جلسہ گاہ میں صبح کے اجلاس کا آغاز دس بجے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہاالعالی کی زیر صدارت ہوا جو دوپہر ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور اردو، جرمن زبانوں میں دو نظموں کے علاوہ تین تقاریر ہوئیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ناظمہ اعلیٰ ونیشنل صدر لجنہ جرمنی نے اپنی نائب ناظمات کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور خواتین نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جو عزیزہ دُرِعجم لون صاحبہ نے کی اور عزیزہ ہما نورالہدیٰ شاہ صاحبہ نے ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ عائشہ محمود صاحبہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

بادۂ عرفاں پلادے، ہاں پلادے آج تو
چہرۂ زیبا دکھادے، ہاں دکھادے آج تو

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہاالعالی نے ان خوش نصیب طالبات کو میڈلز پہنائے۔تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے نام درج ذیل ہیں:

عدیلہ جاوید صاحبہ (سیکنڈ سٹیٹ ایگزیمنیشن ان ڈینٹسٹری)، مدیحہ اعوان صاحبہ (سیکنڈ سٹیٹ ایگزیمنیشن ان ٹیچنگ، سو فیصد)، عمرانہ نزہت چوہدری صاحبہ (سیکنڈ سٹیٹ ایگزیمنیشن ان ٹیچنگ، 91 فیصد)، مدیحہ رانا صاحبہ (سیکنڈ سٹیٹ ایگزیمنیشن ان ٹیچنگ، 91 فیصد)، دُرِعجم لون صاحبہ (فرسٹ سٹیٹ ایگزیمنیشن ان ٹیچنگ، 90 فیصد)، آسیہ

پرویز صاحبہ (ڈاکٹر آف میڈیسن، 100 فیصد)، حنا عزیز صاحبہ (ماسٹر آف اکنامکس (پاکستان) 94 فیصد، گولڈ میڈلسٹ)، سندس فاطمہ مرزا صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان کیمیکل انجینیرنگ، GPA 3.7 out of 4)، عمرانہ صباحت احمد صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان ٹیکنیکل بیالوجی، 91 فیصد)، عالیہ حنا ملک صاحبہ (Magister Artium in Ethnology، 91 فیصد)، زنوبیہ عفت صاحبہ (ماسٹر ان ٹرانسلیشن (سپین) 91 فیصد)، ثناء بھٹی احمد صاحبہ (ماسٹر آف آرٹس ان انٹرنیشنل بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ فارن ٹریڈ، 90 فیصد)، عطیہ ظفر صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان مینجمنٹ اینڈ مارکٹنگ، 88 فیصد)، امۃ الرفیق اٹھوال صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان فنانس اینڈ اکاؤنٹنگ، 87 فیصد)، Gati کلیم صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان مینجمنٹ اینڈ فنانس، 87 فیصد)، عائشۃ البشریٰ ملک صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان پراسیس اینڈ کیمیکل انجینیرنگ، 85 فیصد)، تسمیہ کھوکھر صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان انجینیرنگ بائیو میڈیکل، 85 فیصد)، فائزہ فیروز صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان سوشیالوجی (پاکستان) GPA 3.6 out of 4)، شائستہ عندلیب صاحبہ (ماسٹر آف فلاسفی ان فزکس (پاکستان) GPA 3.32 out of 4)، نبیلہ روف ناز صاحبہ (ماسٹر آف فلاسفی ان analytical کمسٹری (پاکستان) GPA3.30 out of 4)، مسرت صبا صاحبہ (ماسٹر آف کامرس (پاکستان) GPA 3.70 out of 4)، شازیہ نصیر صاحبہ (ماسٹر آف فلاسفی ان فزیکل کمسٹری (پاکستان) GPA 3.37 out of 4)، بشریٰ نیاز صاحبہ (ماسٹر آف فلاسفی ان ایجوکیشن (پاکستان) GPA 3.34 out of 4)، فرحت بانو رانا صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان فزکس (پاکستان) 888 points out of 1200)، شازیہ شفیق صاحبہ (ماسٹر آف سائنس ان فزکس (پاکستان) 78 فیصد)، صبیحہ ناز قریشی صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان ورلڈ بزنس سٹڈی، 95 فیصد)، صائمہ الیاس صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان بزنس ایڈ منسٹریشن، 93 فیصد)، ثوبیہ محی الدین صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان کمپیوٹر سائنس، 91 فیصد)، Miss Svea Grafe (بیچلر آف آرٹس ان انگلش، 90 فیصد)، ماریہ شعیب صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان شوسل سائنس، 89 فیصد)، مدیحہ الیاس صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان سائیکالوجی، 89 فیصد)، انیلہ احمد صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان لینگویج اینڈ کلچرل سائنس، 89 فیصد)، ملیحہ محمود صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان آن لائن جرنلزم، 89 فیصد)، انعم قمر صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان لینگویج اینڈ کلچرل سائنس، 89 فیصد)، ملیحہ محمود صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان آن لائن جرنلزم، 89 فیصد)، انعم قمر صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان لینگویج، لٹریچر اینڈ کلچر، 89 فیصد)، انعم احمد صاحبہ (بیچلر آف سائنس ان یورپین پبلک ہیلتھ، 89 فیصد)، مائدہ احمد صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان ایجوکیشنل سائنس، 88 فیصد)، قرۃ العین انور صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان بزنس ایڈمنسٹریشن، 88 فیصد)، نورین مہر واحمد صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان میڈیکل کمپیوٹر سائنس، 87 فیصد)، مدیحہ احمد صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان انٹرنیشنل ہیومن ریسورسز اینڈ مینجمنٹ آرگنائزیشن، 87 فیصد)، رضوانہ انجم روف صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان اسلامک ریلیجن، 87 فیصد)، نداء الناصر احمد Mutter صاحبہ (بیچلر آف آرٹس ان ایجوکیشنل سائنس، 86 فیصد)، انیلہ احمد صاحبہ (بیچلر ان میکینکل انجینیرنگ، 85 فیصد)، سدرہ یونس صاحبہ (بیچلر آف سائنس ان ایروٹیکل انجینیرنگ (دبئی) G P A 2.96 out of 4)، ملیحہ ارم صاحبہ (بی ایس آنرز ان مائیکروبائیولوجی اینڈ مالیکیولر جنیٹکس (پاکستان) پنجاب یونیورسٹی)، نوید الفلاحہ احسن صاحبہ (بی ایس فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (پاکستان) GPA 3.94 out of 4)، فروہ یوسف صاحبہ (آبی ٹور، 100 فیصد)، سندس حنا احمد صاحبہ (آبی ٹور، 99 فیصد)، نادیہ محمود چیمہ صاحبہ (آبی ٹور، 99 فیصد)، ردا احمد صاحبہ (آبی ٹور، 97 فیصد)، گلشن شہزادی ساجد صاحبہ (آبی ٹور، 94 فیصد)، عمارہ احمد صاحبہ (آبی ٹور، 93 فیصد)، ثمرین جاوید ڈار صاحبہ (آبی ٹور، 99 فیصد)، باسمہ رانا صاحبہ (ایڈوانس کالج انٹرنس کوالیفیکیشن، 93 فیصد)، انعم خان صاحبہ (انڈوانس کالج انٹرنس کوالیفیکیشن، 97 فیصد)، بشریٰ اقبال صاحبہ (او-لیول، 99 فیصد)، فاخرہ شاہین ملک صاحبہ (او-لیول، 97 فیصد)۔

تقریب تقسیم ایوارڈ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

جلسہ گاہ مستورات سے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں جو شروع میں آیات تلاوت کی گئی ہیں اس کی پہلی آیت ہی ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ اگر تم جو مومن کہلاتے ہو، جو مومن اور مومنہ بننے کا دعویٰ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ

(الانفال:21) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس اطاعت سے ان احکامات سے منہ نہ پھیرو جبکہ تم سن رہے ہو۔ تم تک یہ احکامات پہنچائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں تم تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ یہ اطاعت کا سبق اور حکم تمہیں کیوں دیا جا رہا ہے؟ اس لئے تا کہ تم جہاں ان حالتوں کو سدھارنے والے بن سکو وہاں اس کی وجہ سے تم میں اکائی پیدا ہو اور ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی تمہیں ترقیات اور کامیابیاں نصیب ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اپنے احکامات کو قرآن کریم میں نازل فرما کر پھر آج تک انہیں محفوظ بھی رکھا ہوا ہے۔ اور یہ بھی فرمادیا کہ ہر زمانے کیلئے یہ احکامات ہیں۔ پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر ان احکامات کو کھول کر ہمارے لئے مہیا کرنے کے سامان بھی پیدا فرمادیئے اور پھر خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ کر کے ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے، اس کی اطاعت کرنے کی طرف توجہ دلانے کے سامان پیدا کئے وہاں یہ بھی فرمادیا کہ اس اطاعت کی وجہ سے تم ہمیشہ خلافت کے انعام سے بھی فیضیاب ہوتے رہو گے۔ تمہاری اکائی اور طاقت بھی قائم رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے چلے جانے والے رہو گے۔ پس اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ میں جماعت کا ممبر ہوں، جماعت احمدیہ میں شامل ہوں اور خلافت احمدیہ کو مانتی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتی ہوں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کا کامل جوا اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا۔ کامل اطاعت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات سے جان بوجھ کر باہر نکلتا ہے وہ احمدی ہی نہیں ہے۔ بعض غلطیاں ہوجاتی ہیں، کوتاہیاں ہوجاتی ہیں، کمزوریاں پیدا ہوجاتی ہیں، لیکن اگر ارادتاً کوئی ان احکامات سے باہر نکلے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس نظام سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں یہ بھی شرط رکھی ہے کہ:

''اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔''

یعنی ایک احمدی رسم ورواج کے پیچھے نہیں جائے گا۔ ہوا وہوس، دنیا کی لالچ اور ہوس اور فیشن، ان کے پیچھے نہیں جائے گا۔ غلط باتوں کے پیچھے نہیں جائے گا اور قرآن کریم کے احکامات جو ہیں ان پر مکمل طور پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بتایا ہے اس کو اصول بنا کر اس پر اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ ان شرائط میں سے ایک شرط ہے جس پر ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مرد ہو یا عورت یہ دونوں کیلئے ہے۔ اگر کوئی اپنے رسم ورواج کے پیچھے چل رہا ہے اور معاشرے کے غلط طور طریقے اس کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں تو بیعت کا حق ادا نہیں کر رہا۔ اگر دنیا کی ترجیحات اور معاشرے کا اثر اسے دین کی باتوں پر عمل کرنے سے روک رہا ہے تو یہ کمزوری اسے بیعت کے حق کی ادائیگی سے دُور لے جا رہی ہے۔ اگر قرآن کریم کے احکامات کو کوئی ناقابل عمل قرار دیتا ہے تو وہ نہ ہی بیعت کا حق ادا کر رہا ہے، نہ ہی اسلام میں شمار ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں پر عمل نہیں تو احمدی ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ احمدیت تو ہے ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم اور ہر قول پر عمل کی حتی المقدور

احادیث نبوی ﷺ

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! تو نے مجھے خوبصورت شکل وشباہت عطا کی ہے اب میرے اخلاق بھی حسین اور دلکش بنادے۔ (مسند احمد۔ مسند المکثرین من الصحابہ حدیث نمبر: 3632)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی وافراد خاندان

کوشش اور کامل اطاعت کا نام، اور جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر پھر خلافت کے نظام سے وابستہ کردیا جس کے ذریعہ سے افراد جماعت کو، مردوں کو عورتوں کو بھی، جوانوں کو بھی بوڑھوں کو بھی بار بار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور اسی طرح نظام جماعت بھی اس کام کیلئے مقرر ہے اور نظام جماعت یعنی جو عہدیدار مقرر ہیں ان کو یہ کام کرنے چاہئیں اور تقویٰ پر چلتے ہوئے کرنے چاہئیں۔ اگر ہم میں سے کوئی ان باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کی طرف توجہ دلاتی ہیں تو وہ مرد ہو یا عورت اپنے ایمان کو ضائع کررہا ہے۔ وہ جماعت کی مجموعی طاقت کو نقصان پہنچارہا ہے۔ وہ دنیا کے سامنے اپنے عمل اور تعلیم میں تضاد کی وجہ سے، اختلاف کی وجہ سے، غیروں کے سامنے بھی اسلام کی غلط تصویر پیش کررہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے جائزے لیں کہ ہم کس حد تک اَطِیْعُوا اللّٰہَ اور اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر عمل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو ایسے احکامات دیتا ہو جن میں حکم نہیں ہے یا ایسا حکم دیتا ہو جس سے انسان کو اور معاشرے کو فائدہ نہ پہنچ رہا ہو یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کسی ایسی اطاعت کا حکم دے رہے ہوں جو صرف انسان کو پابند کرنا چاہتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری کسی پابندی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جو احکام ہیں ہمارے فائدے کیلئے ہیں، ہماری زندگیوں کو سنوارنے کیلئے ہیں بلکہ یہ اطاعت جہاں ہماری زندگیوں کو سنوارتی ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا مورد بناتے ہوئے فلاح پانے والا بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ جو مومنین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جانے پر یہ کہتے ہیں کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا تو فرمایا کہ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اور وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ سن کر اطاعت کرنے والے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ انہیں کشائش بھی عطا ہوتی ہے۔ وہ کامیابیاں بھی حاصل کرنے والے ہیں۔ وہ ان فائدہ مند اور نیک خواہشات کو حاصل کرنے والے ہیں جن کی وہ خواہش کرتے ہیں یا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یقیناً ایک مومن جو ہے اس کی خواہشات ہمیشہ نیک ہی ہوا کرتی ہیں وہ لغویات کی تو خواہش نہیں کرسکتا اور پھر خوشی اور اچھی حالتوں کے پانے والے بھی ہوتے ہیں۔ انہی لوگوں کو جو اطاعت کرتے ہیں خوشیاں بھی ملتی ہیں اور ان کی حالتیں بھی بہتر ہوتی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی وجہ سے آسانیوں اور فضلوں کی ہمیشہ کیلئے قائم رہنے والی حالت ان کی بن جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (النور:53)۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اسکا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہوجاتے ہیں ان کو کامیابیاں ملتی ہیں انہیں فتوحات ملتی ہیں وہ اپنے مقاصد کو حاصل کرلیتے ہیں۔ پس کامیابیاں اور فتوحات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلنے والے اور ہر بات کو سن کر اطاعت کرنے والے ہیں اور جماعت کی کامیابی اور ترقیات بھی اسی سے وابستہ ہیں۔ ایک شخص چاہے وہ عورت ہے یا مرد جب بیعت میں آتا ہے تو یہ عہد کرتا ہے کہ میں صرف اپنے عارضی اور دنیاوی فائدے کو ہی سب کچھ نہیں سمجھتا بلکہ میرا دین مجھے ہر چیز پر مقدم ہے۔ میں جماعت کے نظام اور اس کی ترقی کیلئے کوشش کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک حقیقی احمدی کو بڑی کوشش سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اسی میں ہماری زندگی اور بقا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہماری زندگیاں ختم ہوجائیں گی۔ چند دن کی یہ دنیاوی زندگی ہے اس کے بعد پھر خوفناک انجام بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکامات پر عمل کرنے کیلئے جہاں اس دنیا میں اس کیلئے بھلائی کے سامان پیدا فرماتا ہے وہاں اگلے جہان میں بھی اُس سے کئی گنا ثواب کا مستحق بناتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں ان لڑکیوں سے بھی کہتا ہوں جو یہاں پلی بڑھی ہیں یا جو پاکستان سے آکر یہ سمجھتی ہیں کہ اس معاشرہ میں عورت کے بڑے حقوق ہیں اور یہاں آزادی ہے اور اس آزادی کی وجہ سے ان قوموں کی ترقی ہے۔ یاد رکھیں ان کو اگر کوئی دنیاوی ترقی مل رہی ہے تو ان کی محنت کی وجہ سے اور دنیاوی علم میں ترقی کی وجہ سے۔ دین کا اور روحانیت کا خانہ ان کا بالکل خالی ہے۔ ان کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ خدا ہے یا نہیں یا خدا تعالیٰ کے احکامات ہیں اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ لیکن ایک مومنہ اور مومن جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں دین کی خاطر شامل ہوا ہے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کیلئے شامل ہوا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ دین خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے کا نام ہے۔ آپ اگر خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے محنت کریں گی، علم میں بڑھیں گی تو یہ چیزیں تو مل ہی جائیں گی لیکن ایک سب سے اہم چیز جس سے دنیادار محروم ہیں اور جو انسانی زندگی کا مقصد ہے اسے بھی حاصل کرنے والی بنیں گی اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا ہے، اپنی عاقبت سنوارنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کے ماننے والوں کے علم و معرفت میں بڑھنے کا یا ترقی کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس یہ دینی اور دنیاوی ترقیات تو انہیں ملنی ہیں یا ہمیں ملنی ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے ساتھ چمٹے رہیں گے وہ اس کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا دعویٰ کیا ہے تو پھر ہمارے ہر کام میں برکت تبھی پڑے گی جب ہم اس دنیاوی آزادی پر چلنے کی بجائے دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اور جب یہ ہوگا تو دنیا ہماری لونڈی بن جائے گی۔ دنیا آپ کے پیچھے چلے گی۔ دنیا والے پھر آپ سے ہدایت حاصل کریں گے۔ جن کو خدائی وعدوں پر یقین نہیں وہ بیشک یہ سمجھیں کہ اتنی چھوٹی سی جماعت کس طرح دنیا کو اپنے پیچھے چلا سکتی ہے؟ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے آثار شروع ہوگئے ہیں۔ جرمنی میں ہی آپ دیکھ لیں کہ آج سے دس سال پہلے جماعت کی پہچان اس ملک میں تھی اس سے دس بیس گنا زیادہ پہچان ہے۔ پڑھے لکھے طبقے میں ہماری بات کا جواَب وزن ہے اس سے پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ پس قوموں کی ترقی اسی طرح منزلیں طے کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر چڑھنے والا دن ہمیں اس ترقی کی منزل دکھاتا ہے۔ لیکن ہماری یہ پہچان دین سے ہٹ کر نہیں ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ دین پر قائم رہتے ہوئے ہی جماعت احمدیہ کی پہچان ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے کی ہر احمدی عورت اور مرد کو کوشش کرنی چاہئے اور اسی کی ضرورت ہے تاکہ ہم کامیابی کی منزلوں کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اگر کسی کو صرف دنیا کی ہاؤہوہی چاہئے، شور شرابا چاہئے، رونقیں چاہئیں تو بیشک دنیا کے پیچھے چلیں۔ ایسے لوگوں کو یہ ظاہری نام نہاد آزادی مل جائے گی۔ لیکن یاد رکھیں اس آزادی کے پیچھے ان کی بے چینیاں ہیں۔ یہ دنیا والے لوگ ہیں وہ بھی بے چین ہیں اور ان کی بے چینیاں نظر آتی ہیں۔ ان لوگوں کی باہر جو چمک نظر آرہی ہے یہ ظاہری خول ہے۔ اسکے اندر کچھ نہیں ہے۔ ان کے ظاہری قہقہے، ڈانس، کلب، غل غپاڑہ، شراب نوشی ان کے دلوں کی بے سکونی کو دور کرنے کیلئے ظاہری تدبیریں ہیں لیکن بے مقصد اور بے نتیجہ تدبیریں ہیں۔ ان کی آزادی کے پیچھے ان کے دلوں کی بے چینیاں ہیں جنہیں ان دنیاداروں نے جیسا کہ میں نے کہا خول چڑھا کر چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اگر ان کے دلوں کے اندر جھانک کر دیکھیں تو بھیانک نظارے نظر آتے ہیں۔ ان کے دل کی بے چینیاں انہیں کلبوں میں لے جاتی ہیں، شراب خانوں میں لے کر جاتی ہیں، نشوں میں مبتلا کرتی ہیں۔ اگر دنیا ہی سب کچھ ہے تو پھر دنیا کے اعداد وشمار یہ کیوں ظاہر کرتے ہیں یہ حقیقت ہے کہ معاشی لحاظ سے بہتر ملکوں میں خودکشیاں بڑھ رہی ہیں۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ دلوں میں بے چینیاں ہیں۔ پس اگر دلوں کی بے چینیوں کو دُور کرنا ہے تو اس کیلئے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ (الرعد:29)

مسلمانوں کا فخر

دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہوسکتا ہے بلکہ یہ فخر اور ناز صرف اسلام ہی کو ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 202)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا نزول رحمت ہے۔ جس کا وسط مغفرت الٰہی ہے اور جس کا اختتام آگ سے آزادی پر منتج ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی وافراد خاندان

کہ سنو اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جتنا زیادہ کوئی خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا، اسے یاد کرے گا، اتنا ہی اس کے دل کو اطمینان نصیب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انسانی فطرت کا تقاضا رکھا ہے کہ اگر اسے اطمینان قلب چاہئے تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف جائے۔ دنیاوی ہاؤ ہو جو ہے وہ دلوں کو بے چین کرتی ہے۔ اس سے دلوں کو چین نصیب نہیں ہوتے۔ خدا کرے کہ دنیا اس بات کو سمجھ لے اور سب سے پہلے تو ہم سمجھنے والے ہوں تا کہ دنیا کو اس غلاظت اور بے سکونی سے باہر نکالیں۔ حقیقی آزادی ہم نے دنیا کو دینی ہے اور وہ آزادی خدا تعالیٰ کی غلامی اور اطاعت میں آنے میں ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شئے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُہُمۡ (الرعد:29) پس جہاں تک ممکن ہے ذکر الٰہی کرتا رہے اس سے اطمینان حاصل ہوگا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا ہے اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہوسکتا۔ پس صبر اور مستقل مزاجی شرط ہے۔‘‘

پھر آپ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے۔‘‘

پس یہ حقیقت ہے انسانی زندگی کی اور یہ مقصد ہے انسانی زندگی کا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑا جائے، اس کے احکامات پر عمل کیا جائے اور یہ اس کے ذکر سے ہی اور اس کو یاد رکھنے سے ہی ہوگا۔ اور نہ صرف دلوں کے اطمینان کے سامان ہوں گے بلکہ تمام وہ باتیں جو مکروہ ہیں جن کو دنیا دار تو بیشک نئے زمانے کی روشنی سمجھتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں تباہی کے گڑھے میں ڈالنے والی ہیں ان سے انسان بچتا رہتا ہے۔ اس ذکر سے ان تمام باتوں سے جو منہیات ہیں، جن کے نہ کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس سے ایک مومن اور مومنہ بچے رہیں گے۔ پس اگر اپنے آپ کو جماعت میں شمار کروانا ہے ان حقیقی احمدیوں میں شمار کروانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے تو پھر اس بات کا صرف دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت کو بھی ظاہر کرنا ہوگا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوں تو ان نام نہاد دنیاوی آزادیوں اور چکا چوند سے اپنے آپ کو بچا کر حقیقی مومن بنوں۔ پس یہی ہمارا کام ہے کہ حقیقی مومن ہم نے بننا ہے اگر اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں۔

میں یہ بھی بتادوں کہ میں صرف علمی باتیں نہیں کر رہا۔ جماعت میں ہی بہت سے ایسے ہیں جو اس نسخے کو آزما کر دلی سکون پانے والے بنے ہیں اور بن رہے ہیں۔ اور یہ صرف خیالی باتیں نہیں کہ جو دنیاداری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلیں انہیں بے چینیاں ملتی ہیں بلکہ بہت سی عورتیں اور مرد مجھے لکھتے ہیں کہ ان دنیاوی رنگینیوں میں ہم جو آزادی اور معاشرے کی ترقی سمجھ کر گئے تھے، اس دنیا داری میں ڈوب گئے تھے وہ اصل میں دھوکہ تھا اور اب ہمیں احساس ہوا ہے کہ ہم نے غلط کیا ہے اس لئے ہمیں معاف کردیں اور دوبارہ جماعت میں سمولیں اور ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم کبھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سے باہر نہیں نکلیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا دین ہمیں کیا کہتا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں کوئی ذاتی مسائل ہیں تو وہ تعلیم نہیں بلکہ اس کے گھریلو مسائل ہیں یا ماں باپ کی جہالت ہے جس کی وجہ سے بعض واقعات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ عورتوں سے نیک برتاؤ کرو ان کے جذبات کا خیال رکھو۔ عورتوں سے عدل اور انصاف کا سلوک کرو۔ نکاح میں مہر عورت کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے مقرر ہے۔ طلاق کی صورت میں عورت کو دیا ہوا مال واپس لینے کی ممانعت ہے۔ نیکی کے اجر میں عورت مرد برابر ہیں۔ کوئی تخصیص نہیں۔ عورت کی کمائی میں مرد کا کوئی حق نہیں ہے۔ گھر چلانے کی ذمہ داری مرد پر ہے نہ کہ عورت پر۔ پہلے زمانے میں بھی اور بعض جگہ آج بھی لڑکی کی پیدائش پر مردوں اور ان کے خاندانوں کی طرف سے نامناسب رویے دکھائے جاتے ہیں۔ اسلام نے اس کی مذمت سختی سے کی ہے۔ غرض کہ بیشمار حکم ہیں۔ پس ہمیں یہاں کی آزادی دیکھ کر دیوانہ ہونے کی بجائے یہ دیکھنا چاہئے کہ اسلام نے کتنی آزادی دی ہے۔ اپنے دماغ کو استعمال کر کے سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے فوائد کتنے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عابدات اور قانتات بنیں۔ اطاعت کرنے والیاں بنیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر کے زمانے کے امام کے کام میں معاون و مددگار بننے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا مکمل متن انشاء اللہ آئندہ کسی شمارہ میں شائع ہوگا)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد ممبرات لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے عربی، اردو، جرمن، سپینش، ترکی، انگلش، بنگلہ، کشمیری اور پنجابی زبان میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کم عمر والے بچوں کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے درمیان پا کر خواتین اور بچوں کی خوشی دیدنی تھی۔ اس مارکی میں بھی پیارے آقا کی خدمت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دو بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

۞...۞...۞

ولادت و درخواست دعا

۞ خاکسار کے بیٹے سید احیاء الدین واقف زندگی مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15-7-4 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور دعا سے نومولود کا نام ’’سید نور الدین‘‘ رکھا گیا ہے۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور مکرم سید بدر الدین صاحب مرحوم کا پڑپوتا ہے اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش مرحوم کا پڑنواسہ ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ قارئین کرام سے بچے کے نیک صالح اور خادم دین ہونے نیز والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (سید نصیر الدین احمد، خادم سلسلہ)

رمضان کے بعد بھی
اپنے شیطان کو جکڑا ہی رہنے دیں

(سیّد شمشاد احمد ناصر، مبلغ سلسلہ، لاس اینجلس، امریکہ)

ہماری طرف سے آپ سب کو عید مبارک ہو۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک اپنی بھر پور برکتوں کے ساتھ آیا اور چلا گیا۔ رمضان المبارک سے فائدہ اٹھانے والے مختلف قسم کی طبائع ہوتی ہیں۔ اور ہر شخص اپنے اپنے ایمان و یقین کے ساتھ رمضان میں اپنے رب کو خوش کرنے اسکی رضا کو حاصل کرنے اور عبادت کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کرتا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں یہ نوید بھی سنائی ہے کہ جب رمضان المبارک آتا ہے تو خدا تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کی چادر بہت وسیع ہو جاتی ہے اتنی وسیع کہ انسانی عقل اس کا احاطہ بھی نہیں کر سکتی۔ حدیث پاک کے الفاظ ہیں کہ

جب رمضان آتا ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیتا ہے اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ یہ نوید بھی آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی رات سے آخر تک بے شمار خلقت کے گناہ بخشتا ہے۔ پھر یہ بھی پیغام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر رات نصف شب کے بعد دیا جا رہا ہوتا ہے کہ ہے کوئی خدا سے مانگنے والا تا اسے دیا جائے۔ ہے کوئی اس سے مغفرت چاہنے والا تا اسکی مغفرت کر دی جائے اور یہ پیغام صبح تک اسی طرح دیا جا رہا ہوتا ہے۔ خوش بخت ہوتے ہیں وہ لوگ جو اس منادی سے فائدہ اٹھا کر خدا تعالیٰ سے مغفرت چاہتے ہیں۔ اسکی رضا چاہتے ہیں اور گناہوں کی مغفرت ان کا مدعا ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ تو دیتا ہے، اس نے یہ مہینہ دینے کے لئے ہی رکھا ہے لیکن اس سے لینے کی بھی کچھ شرائط ہیں۔ مثلاً یہی کہ روزہ رکھ کر اچھے کام کیے جائیں، کسی کے حقوق نہ غصب کئے جائیں نہ جھوٹی گواہی دی جائے۔ بلکہ نیک کاموں میں زیادہ سے زیادہ بڑھتے چلے جانا چاہئے۔ پھر ہی روزہ بھی مقبول ہوتا ہے۔

اور اگر روزہ رکھ کر اوپر والی ساری بدیوں کا ارتکاب کیا گیا تو روزہ روزہ نہیں ہے۔ صرف اپنے آپ کو بھوکا اور پیاسا رکھنے والی بات ہے۔

ایک اور بات یہ کہ رمضان میں جو اپنے نفس کی اصلاح اور تربیت کی ٹریننگ کی جاتی ہے، اسے رمضان کے بعد بھی جاری رکھنی چاہئے۔ کیوں کہ خدا تو وہی ہے جو رمضان میں تھا۔ بعد میں بھی اللہ تعالیٰ وہی رہتا ہے۔ یعنی جس کے خوف اور ڈر یا محبت کی وجہ سے آپ نے رمضان میں اچھے کام کئے وہ خدا رمضان کے بعد بھی انہی صفات کا مالک رہتا ہے۔ جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے تھے رمضان میں۔ خدا جنت کے دروازے بند نہیں کر دے گا۔ لیکن شرط یہی ہے کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے احکامات کو قدر کی نگاہ سے دیکھو اور اسکے احکامات پر عمل کرو۔ اسی طرح شیطان کی بات ہے۔ شیطان کو جب خدا نے جکڑا۔ دراصل جکڑا تو آپ نے خود تھا۔ شیطان کا جکڑنا یہ ہے کہ جتنی نیکیاں آپ کریں گے اتنا ہی وہ جکڑا جاتا ہے اور جتنی بدیاں آپ کرتے جائیں گے اتنا ہی وہ آزاد ہوتا جاتا ہے۔ انسان کا بھلا اسی میں ہے کہ وہ نیکیاں کرتا چلا جائے تا کہ اس کا شیطان قید ہی میں رہے۔ اس کا شیطان جکڑا ہی رہے۔ رمضان میں اس کو جکڑنے کے لئے آپ نے جو جو نیکیاں کی ہیں ان کا تسلسل رکھیں۔ مثلاً روزہ رکھا تو رمضان کے بعد بھی ٦ روزے شوال کے ہیں وہ رکھ لئے جائیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھنے کی تھی۔ جو لوگ اس سے زیادہ رکھ سکتے ہیں وہ زیادہ رکھ لیں مگر سنت کے مطابق اتنا تو ضرور کریں جو آپؐ کرتے تھے۔

پھر پانچ وقت کی نمازیں بھی پڑھی ہوں گی۔ یا جو نہ پڑھتے تھے انہوں نے ضرور کوئی نہ کوئی ایک آدھ تو ضرور پڑھی ہو گی۔ اس عادت کو مزید پختہ بنائیں کیونکہ نماز ہی ایک ایسی سواری ہے کہ جس کے ذریعہ انسان خدا تک با آسانی پہنچ سکتا ہے۔ نماز ہی انسان کا معراج ہے، نماز سے ہی انسان کا دین سنورتا ہے اور دنیا بھی سنور جاتی ہے۔ اس میں غفلت کسی طور پر بھی اللہ کو پسند نہیں۔ بلکہ نماز نہ پڑھنے والے کا تو دین بھی ناقص رہتا ہے۔ یہ کوئی دین تو نہیں کہ عقائد میں یہ بات داخل سمجھی کہ نماز پڑھنی چاہئے مگر پڑھیں گے نہیں۔

پس رمضان میں اگر نمازیں پڑھنی شروع کی تھیں تو اس عادت کو پختہ بنائیں اور پوری پانچ نمازوں کی ادائیگی توجہ، خشوع و خضوع کے ساتھ کریں اور یہ دعا کرتے رہیں کہ

’’اے خدا تو مجھ پر راضی ہو جا اور راضی ہونے کے بعد پھر کبھی مجھ سے ناراض نہ ہونا‘‘ (مسیح موعود)

رمضان المبارک میں آپ نے جمعہ بھی پڑھا ہو گا یا بعض لوگ رمضان کے آخری جمعہ کو پڑھنا بہت سعادت سمجھتے ہیں۔ خیر جو بھی آپ نے کیا ایک جمعہ پڑھا یا سارے جمعے پڑھے یا صرف آخری جمعہ پڑھا۔ تو اب سارے جمعے پڑھنے کی نیت اور کوشش کریں چند دن پہلے خاکسار نے ایک حدیث پڑھی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمائی اور وارننگ دی ان لوگوں کو جو جمعہ سے غفلت برتتے ہیں اور ان کے بارے میں آپؐ نے نہایت انذاری بات بیان کی کہ ایسے لوگوں کی کوئی نیکی بھی مقبول نہیں یعنی جمعہ نہ پڑھنے والوں کی نہ نماز مقبول ہو گی نہ روزہ۔ نہ زکوٰۃ نہ حج اور نہ ہی کوئی اور نیکی۔ نہ ہی خدا ان کے کاموں میں برکت رکھے گا۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔ یعنی جمعہ پڑھنے لگ جائیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ باب فی فرض الجمعہ بحوالہ مشعل راہ جلد سوم صفحہ ٦١-٣٦٠)

تمام ایسے بھائیوں کی خدمت میں بڑے ہی ادب کے ساتھ یہ گذارش ہے کہ خدا تعالیٰ نے جمعہ کی نماز کو فرض قرار دیا ہے اپنے بچوں کی اور عورتوں کی تربیت کی خاطر انہیں جمعہ پر ضرور لائیں۔ یہ بہت ضروری بات ہے کہ جمعہ کا تقدس اور احترام قائم کیا جائے اور اس دن بچوں کو سکولوں سے چھٹی دلا کر بھی جمعہ کے لئے ساتھ لے کر جایا جائے۔ اس سے شیطان جکڑا رہے گا۔

رمضان کی نیکیوں میں سے ایک نیکی غرباء پروری ہے۔ یعنی غرباء کی ضروریات کا خیال رکھنا، اس کے لئے سخاوت کرنا مالی قربانی کرنا، چندہ دینا وغیرہ وغیرہ۔

خدا کی خوشنودی کی خاطر جہاں آپ نے غرباء پروری کی، مالی امداد کی، غرباء کے کھانے پینے اور لباس کا خیال رکھا۔ ان کی ضروریات کو پورا کیا تو رمضان کے بعد بھی یہ صدقہ یہ نیکی یہ امداد اور غرباء کا خیال رکھا جانا چاہئے۔ شیطان کو اس سے بھی تکلیف ہوتی ہے کہ کیوں مومن نیکی کے کام کرتا ہے کیوں وہ دوسروں کے کام آتا ہے اور جب بھی آپ کوئی نیکی کا کام کرتے ہیں شیطان کو اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے تو بھلائی اسی میں ہے کہ آپ کا شیطان تکلیف میں ہی ہر دم رہے۔ اور اگر ممکن ہو تو اسکو آپ مسلمان کر لیں جس طرح ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان تو مسلمان ہو چکا ہے۔

میرے لکھنے اور کہنے کا مطلب ہے کہ جو جو نیکیاں بھی آپ نے رمضان میں کسی نہ کسی رنگ میں اپنی اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق شروع کی تھیں ان کا تسلسل رہنا چاہیئے۔

پھر اسی ضمن میں قرآن کریم کی تلاوت ہے۔ اگر آپ نے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا اور پھر اس کا دور بھی مکمل کیا تو کوشش کریں کہ رمضان کے بعد بھی اسے جاری رکھیں۔ روزانہ صبح کے وقت یا جب بھی موقع ملے ضرور تلاوت قرآن کریم کریں۔

پھر نوافل کی ادائیگی اور تہجد کا اہتمام بھی آپ نے کچھ نہ کچھ ضرور کیا ہو گا۔ اس عادت کو بھی قائم رکھیں۔ کم از کم دو نفل تو ضرور تہجد کے ادا ہو جانے چاہئیں یہ کم سے کم ہے۔

پس رمضان کے گذر جانے اور عید منا لینے کے بعد انسان کو شیطان سے دوستی کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ یہ نہ سمجھیں کہ رمضان تو ایک مصیبت تھی شکر ہے کہ ٹل گیا ہے ایسے لوگوں کا شیطان نہ روزوں میں جکڑا گیا اور نہ بعد میں۔

اللہ تعالیٰ نیکیوں کی توفیق دے۔ اور ہر ایک کو توفیق دے کہ وہ اپنے شیطان کو جکڑ کر رکھے اور یاد رہے کہ انسان کا اپنا نفس ہی سب سے بڑا شیطان اور دھوکہ دینے والا ہے یہی اس کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
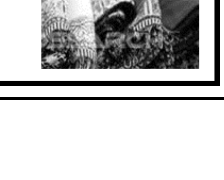
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بقیہ سوال وجواب از صفحہ 2

سوال رمضان کے ایام میں حضور انور نے کن باتوں کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ دن جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک تبدیلیوں کے پیدا کرنے اور قبولیت دعا کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں میسر فرمائے ہیں ان میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس جس کو جس جس بات پر فخر ہے یا جو چیز ہمیں ہماری عاجزی اور انکساری میں بڑھانے میں روک ہے یا جو چیز بھی ہمارے ماحول میں ہماری وجہ سے بے چینی اور فتنے کا باعث بن سکتی ہے اسے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا وجود ہر جگہ سلامتی پھیلانے والا وجود بن جائے نہ کہ بے چینی اور فساد پھیلانے کا ذریعہ۔

سوال حقوق اللہ اور حقوق العباد، سلامتی پھیلانے کی وسعت اور تکبر سے بچنے کیلئے حضور انور نے کون سی آیت پیش فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ادائیگی، سلامتی پھیلانے کی وسعت اور تکبر سے بچنے کے لئے دوسری جگہ ان الفاظ میں حکم فرمایا ہے۔ فرمایا کہ وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـًٔـا وَّ بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَـارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَـارِ الۡجُـنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَـنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ وَمَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا (النساء:37) اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔

سوال مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور شرک سے روکنے کے علاوہ کن حقوق کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے بنیادی مقصد عبادت کی طرف توجہ دلانے کے بعد کہ عبادت جہاں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بناتی ہے وہاں ایک حقیقی عابد اور عبد رحمان کو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے والی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ اگر یہ دونوں قسم کے حق ادا نہیں ہو رہے تو ایسا شخص مومن نہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہے جو متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہیں...... ان حقوق میں والدین کے حقوق ہیں۔ رشتہ داروں کے حقوق ہیں۔ یتیموں کے حقوق ہیں۔ مسکین لوگوں کے حقوق ہیں۔ رشتہ دار قریبی ہمسایوں کے حقوق ہیں۔ غیر رشتہ دار ہمسایوں کے حقوق ہیں۔ مختلف موقعوں پر ساتھ رہنے والے اٹھنے بیٹھنے والے لوگوں کے حقوق ہیں۔ مسافروں کے بھی حقوق ہیں اور جو ہمارے زیر نگیں ہیں، جو ہمارے پر انحصار کرنے والے ہیں ان کے بھی حقوق ہیں۔ گویا کہ اس ایک آیت میں تمام انسانیت کا خیال رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کا احاطہ کر کے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا دی بلکہ حکم دے دیا۔

سوال یتیموں کی خبر گیری کے متعلق حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یتیموں کی خبر گیری بھی ایک بہت اہم فریضہ ہے۔ ان کو معاشرے کا کارآمد حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان کے حق کی ادائیگی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی اہمیت دی ہے کہ فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔

سوال یتامیٰ کی خبر گیری اور ضرورت مندوں اور مسکینوں کے حقوق کے متعلق حضور انور نے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پس اس اہمیت کو جماعت کے افراد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔ جماعتی طور پر بھی اس کا انتظام موجود ہے۔ پھر ضرورتمندوں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جس میں تعلیم کے اخراجات ہیں۔ علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔ شادی بیاہ کے اخراجات ہیں۔ جماعت میں ان سب اخراجات کے پورے کرنے کے لئے علیحدہ فنڈ بھی جاری ہیں۔ ان میں بھی صاحب حیثیت لوگوں کو جن کو توفیق ہے جماعتی نظام کے تحت خرچ کرنا چاہئے۔

سوال حضور انور نے وَمَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ کی کیا تشریح فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا وَمَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ کہہ کر ہر قسم کے ماتحتوں اور زیر نگیں افراد کے حق کی طرف توجہ دلا دی اور یہ سارے حقوق ادا کر کے فرمایا کہ اگر یہ حق ادا نہیں کر رہے تو تمہارے میں تکبر اور فخر پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندگی بڑھانے کا کیا نسخہ بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے کن بزرگان کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نماز جمعہ کے بعد میں دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب مرحوم درویش کالا افغاناں قادیان کا ہے جو 4رجون 2015ء کو چند دنوں کی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ دوسرا جنازہ مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب واقف زندگی، سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کا ہے جو 18رمئی 2015ء کو مختصر علالت کے بعد 98 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔

✡...✡...✡

ہو عید اُسے مبارک

ارشاد عرشی ملک

حُکمِ خدا پہ جس نے سر کو جھکا دیا ہے
رب کی رضا کی خاطر، خود کو مٹا دیا ہے
ساگر میں رحمتوں کی غوطہ لگا لیا ہے
ہو عید اُسے مبارک، ہو عید اُسے مبارک

☆......☆

دامن میں فضل بھر کر آیا تھا ماہِ رمضاں
عرشی خدا کا ہم پر انمول تھا یہ احساں
رحمت کی بارشوں میں، جس نے نہا لیا ہے
ہو عید اُسے مبارک،ہو عید اُسے مبارک

☆......☆

روزوں کا ذائقہ جب چکھا، سرور آیا
دِن بھر کی بھوک سہہ کر سینے میں نُور آیا
یادِ خدا کو جس نے دل میں بسا لیا ہے
ہو عید اُسے مبارک، ہو عید اُسے مبارک

☆......☆

گرمی کی شدتوں میں، رمضان کا مہینہ
مُشکل تو تھا مگر تھا برکات کا خزینہ
خُوش بخت ہے وہ جس نے رب کو منالیا ہے
ہو عید اُسے مبارک، ہو عید اُسے مبارک

☆......☆

افطار اور سحر کا اِک لُطف ہی جدا تھا
پھر بھوک جھیلنے کا، اپنا ہی اِک مزہ تھا
مومن کے دل نے اس کا دُونا مزہ لیا ہے
ہو عید اُسے مبارک، ہو عید اُسے مبارک

☆......☆

کپڑے نئے تو کیا ہے، جُوتے نئے تو کیا ہے
سینے میں دل نیا ہو، جینے کا پھر مزہ ہے
ہاں نفسِ مطمئنہ جس جس نے پا لیا ہے
ہو عید اُسے مبارک، ہو عید اُسے مبارک

❁❁❁

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4رجولائی 2015 بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی:

نماز جنازہ حاضر

مکرم صبیحہ بیگم نور ویا صاحبہ (اہلیہ مکرم احمد نور ویا صاحب، اسٹنٹ کمشنر پولیس ماریشس، حال یوکے)

3رجون 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم حسن سوکیہ صاحب کی بیٹی اور مکرم نور محمود نور ویا صاحب کی پوتی تھیں، جنہوں نے ماریشس میں جماعت کے ابتدائی ایام میں بہت خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی دادی مکرمہ سورویا صاحبہ بھی جماعت کی بہت سرگرم رکن تھیں۔ آپ نے نماز کا فرنچ ترجمہ کرنے کے علاوہ سلسلہ کی بعض اور کتب کا ترجمہ کرنے کی بھی توفیق پائی۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عطاء الرحمن طاہر صاحب۔ کراچی (ابن مکرم حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔ خالد احمدیت)

23رجون 2015 کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان امتیازی پوزیشن سے پاس کیا۔ آپ کو 37 سال کا لمبا عرصہ صدر جماعت حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، بہت ہمدرد، دعا گو، محنتی، مستقل مزاج، صاف گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ ضرورت مندوں کی مدد کرتے اور حسب ضرورت نیک مشورے بھی دیا کرتے تھے۔ خلافت احمدیہ سے سچی عقیدت اور محبت کا مخلصانہ تعلق تھا۔ خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد کی دل وجان سے خود بھی اطاعت کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کے سب سے بڑے بھائی تھے۔

(2) مکرمہ منصورہ یعقوب صاحبہ (بنت مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب مرحوم، لاہور)

23رجون 2015 کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ عبد الرشید خان صاحب بٹالوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ آپ کے والد حضرت ڈاکٹر یعقوب خان صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ کے دوست اور معالج تھے۔ مرحومہ اعصابی کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور تھیں اور اسی وجہ سے آپ کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ بہت خوش اخلاق، خاموش طبع اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6رجولائی 2015 بروز سوموار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب آف ڈیفنس سوسائٹی لاہور۔ حال یوکے)

26رجون 2015 کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کچھ عرصہ سے بیمار تھیں اور Dialysis پر تھیں۔ ایک ماہ قبل علاج کیلئے اپنے بیٹے کے پاس یوکے آئی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک، صالح اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ کے ماشاء اللہ دس بچے ہیں جن میں سے چار یوکے میں مقیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ سید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم منشی اعظم علی بڑ صاحب، سندھ)

19رجون 2015 کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صابرہ وشاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ طویل عرصہ سندھ کی جماعتی اسٹیٹس میں گزارا۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم غلام محمد صاحب مرحوم باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہمشیرہ اور مکرم حافظ صلاح الدین صاحب مربی سلسلہ سٹیل ٹاؤن کراچی کی دادی تھیں۔ اسی طرح آپ کے ایک نواسے مکرم توصیف ناصر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

(2) مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد احمد صاحب، سابق کارکن تحریک جدید، حال مقیم جرمنی)

17رجون 2015 کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو ربوہ میں 18 سال اپنے محلہ میں لجنہ کی سیکرٹری مال اور جرمنی آنے کے بعد مائنز شہر کی پہلی صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے واقف زندگی شوہر کے ساتھ لمبا عرصہ نہایت صبر وشکر کے ساتھ گزارا۔ آپ بہت دعا گو، بکثرت نوافل ادا کرنے والی، قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی مرحومہ ہمیشہ اس کی تلقین کرتی تھیں۔ مرحومہ 1/9 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ مکرم ملک محمود احمد صاحب (واقف زندگی وکالت اشاعت لندن) کی والدہ اور مکرم ملک ناصر احمد صاحب ٹویوٹا موٹرز آف فیصل آباد کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

(3) مکرمہ حفیظہ خان صاحبہ (اہلیہ مکرم میر باز خان صاحب مرحوم آف ڈیریانوالہ، جرمنی)

یکم جولائی 2015 کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، بہت دعا گو، کثرت سے ذکر الٰہی اور صدقہ وخیرات کرنے والی، صابرہ وشاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم لقمان احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ فرنچ گیانا کی نانی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆......☆......☆

ارشاد حضرت امیر المومنین

''دل کا سجدہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے دست بردار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردو۔''

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 13رجون 2014)

طالب دعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اڈیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 173)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

M/S NAIEM GARMENTS

QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)

Deals in : Ladies Suits, Gents Wear &Baby Suits etc.

Prop. MOHAMMAD SHER

Mob.09596748256,9086224927

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7401: میں ایس. طاہر احمد ولد مکرم کے. ایم شاہ الحمید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، نمبر 7، تونڈمن نگر ڈاکخانہ وائرلیس روڈ ایئرپورٹ ضلع ترچی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/فروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 15,000/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. ریاض احمد العبد: ایس. طاہر احمد گواہ: محمد یونس

مسل نمبر 7402: میں ایس. شریفہ زوجہ مکرم خلیل الرحمن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2011 ساکن 61-Pattariyar, koil street ڈاکخانہ Kottar ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/فروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: 45 گرام (22 کیریٹ)، اسکے علاوہ خاوند کی طرف سے 24 گرام سونے کے زیورات بھی ملے ہیں (کل 69 گرام سونے کے زیورات)، حق مہر موصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: این. شفیق احمد الامۃ: ایس. شریفہ گواہ: شیخ امام

مسل نمبر 7403: میں شیخ امام ولد مکرم بی. حسن میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال تاریخ بیعت 2011 ساکن 61-Pattariyar, koil street ڈاکخانہ Kottar ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/فروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 8000/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. ریاض احمد العبد: ایچ. شیخ امام گواہ: این. شفیق احمد

مسل نمبر 7404: میں انوشا اکرم بنت مکرم محمد اکرم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن امبالہ روڈ ڈاکخانہ chalad ضلع کنّور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم/اکتوبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کڑے 48 گرام، ہار 24 گرام، کان کی بالی 8 گرام (کل 70 گرام)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی. مظفر احمد الامۃ: انوشا اکرم گواہ: ٹی. انور احمد

مسل نمبر 7405: میں محمد جلال ولد مکرم محمد جہانگیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن وڈمان ڈاکخانہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/فروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پرانہ مٹی کا مکان بمقام وڈمان موجودہ قیمت 60,000/- روپے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 2500/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد العبد: محمد جلال گواہ: مسعود احمد

مسل نمبر 7406: میں پروین بیگم زوجہ مکرم محمد جلال صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن وڈمان ڈاکخانہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/فروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 5000/- روپے، زیور طلائی: 10 گرام (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد جلال الامۃ: پروین بیگم گواہ: محمد عثمان

مسل نمبر 7407: میں مسعود احمد ولد مکرم قتال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن وڈمان ڈاکخانہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم/فروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کل چار ایکڑ زمین (تری زمین 1.5 ایکڑ، خشکی 2.5 ایکڑ)۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار 1000/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد العبد: مسعود احمد گواہ: شریف خان

مسل نمبر 7408: میں رضوانہ بیگم زوجہ مکرم مسعود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن وڈمان ڈاکخانہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم/فروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 2000/- روپے، زیور طلائی: آڈھا تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 10 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مسعود احمد الامۃ: رضوانہ بیگم گواہ: رفیق احمد

مسل نمبر 7409: میں سلطانہ بیگم زوجہ مکرم منیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال تاریخ بیعت 1974 ساکن وڈمان ڈاکخانہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/فروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 گرام (22 کیریٹ)، شوہر کی وفات ہوچکی ہے حق مہر وصول نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مسعود احمد الامۃ: سلطانہ بیگم گواہ: رفیق احمد

مسل نمبر 7410: میں خولہ احسن بنت مکرم محمد احسن صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھی 2 عدد 8 گرام، ٹاپس 1 جوڑی 2.5 گرام، چین 1 عدد 6.3 گرام، 1 جوڑی ٹاپس 1 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ کے ہیں)، زیور نقرئی: ایک انگوٹھی 3 گرام، ٹاپس ایک جوڑی 6 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد احسن الامۃ: خولہ احسن گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7411: میں فریحہ خالد بنت مکرم داؤد احمد خالد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: داؤد احمد خالد الامۃ: فریحہ خالد گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7412: میں نداء النصر بنت مکرم قریشی فرید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد الامۃ: نداء النصر گواہ: قریشی فرید احمد

مسل نمبر 7413: میں لبیبہ فرید بنت مکرم قریشی فرید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: انگوٹھی ایک عدد 3 گرام (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد الامۃ: لبیبہ فرید گواہ: قریشی فرید احمد

مسل نمبر 7414: میں طاہرہ ریاض زوجہ مکرم ریاض احمد صاحب ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 21,000/- روپے، زیور طلائی: سیٹ ایک عدد 4.41 گرام (23 کیریٹ)، بالیاں ایک جوڑی 4.34 گرام (22 کیریٹ)، انگوٹھی 5 عدد 11.20 گرام (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ریاض احمد ملکانہ الامۃ: طاہرہ ریاض گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7415: میں ملکہ لقمان زوجہ مکرم محمد لقمان دہلوی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 21,000/- روپے وصول شد، زیور طلائی: پینڈل ایک عدد 5 گرام، بالیاں ایک جوڑی 0.9 گرام، انگوٹھی ایک عدد 1.85 گرام، (تمام زیور طلائی 22 کیریٹ کے ہیں) زیور نقرئی: انگوٹھی ایک عدد 2.80 گرام، بالی ایک جوڑی 5.5 رام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد

صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمدانوراحمد　　　　الامۃ: ملکہ لقمان　　　　گواہ:محمدلقمان دہلوی

مسل نمبر 7416: میں نسرین اختر زوجہ مکرم محمد اشرف بھٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2011 ساکن نولتھہ ضلع پانی پت صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 9رفروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/1,00,000 روپے بذمہ خاوند، زیورطلائی: کوکا 3 عددوزن 3 گرام، زیورنقرئی: بالیاں ایک جوڑی 5 گرام۔میرا گزارہ آمدازجیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ:محمد اشرف بھٹی　　الامۃ: نسرین اختر　　گواہ:محمدانوراحمد

مسل نمبر 7417: میں محمد اشرف بھٹی ولد مکرم محمد حسین بھٹی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن نولتھہ ڈاکخانہ اسرانہ ضلع پانی پت صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9رفروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمدانوراحمد　　　　العبد:محمد اشرف بھٹی　　　　گواہ:مبارک احمد ڈار

مسل نمبر 7418: میں قریشی محمد منیر الدین ولد مکرم قریشی محمد نظیر احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ یاب عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن ایس۔ایس پاٹل اپارٹمنٹ، ایوانِ صحیح ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 15رفروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد قطعہ زمین رقبہ 30x40 فٹ بمقام برہم پور گلبرگہ، زرعی زمین رقبہ 3 ایکڑ 2 گنٹے موضع ارکیرہ لکشمی پور تحصیل شوراپور۔میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار -/14,876 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:قریشی محمد نصراللہ تیماپوری　　　　العبد:قریشی محمد منیر الدین　　　　گواہ:یاسر نظیر قریشی

مسل نمبر 7419: میں یاسر نظیر قریشی ولد مکرم قریشی محمد منیر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدیہ ساکن ایس۔ایس پاٹل اپارٹمنٹ، ایوانِ صحیح ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16رفروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد پلاٹ رقبہ 30x40 فٹ موضع ناگن پلّی گلبرگہ، ایک عدد پلسر موٹر سائکل، ایک عدد سیل فون samsung، ایک عدد دستی گھڑی ٹائٹن۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:قریشی محمد عبداللہ تیماپوری　　　　العبد: یاسر نظیر قریشی　　　　گواہ:رحمن خان

مسل نمبر 7420: میں اصغر احمد ولد مکرم مُنی رام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن راج نگر ڈاکخانہ پٹیالہ چوک ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10رفروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔ایک مکان رقبہ 188 مربع گز موضع 470/8 راج نگر جیند۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ:محمدانوراحمد　　العبد:اصغراحمد　　گواہ:محمد عارف بھٹی

مسل نمبر 7421: میں روشنی بیگم زوجہ مکرم صدیق خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن بڈھابابستی ڈاکخانہ بھوانی روڈ ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10رد سمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔زیورطلائی: بالی ایک جوڑی 4 گرام (22 کیریٹ)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ:محمد عارف بھٹی　　الامۃ: روشنی بیگم　　گواہ:لیاقت

مسل نمبر 7422: میں پونم لیاقت زوجہ مکرم لیاقت صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن بڈھابابستی ڈاکخانہ بھوانی روڈ ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11رجنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/5100 روپے بذمہ خاوند، زیورطلائی: بالیاں ایک جوڑی 6 گرام (22 کیریٹ)، لاکٹ ایک عدد 2 گرام (22 کیریٹ)، زیورنقرئی: پازیب 4 جوڑی 200 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ:لیاقت　　الامۃ: پونم لیاقت　　گواہ:محمدانوراحمد

مسل نمبر 7423: میں منہاز زوجہ مکرم چوہدری سمیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن مایاپوری کالونی، یمنانگر صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13رفروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/40,000 روپے بذمہ خاوند، زیورطلائی: ایک سیٹ، ایک جوڑی بالیاں، ایک انگوٹھی، ایک عدد کان کا رنگ کل میزان 53.380 گرام (22 کیریٹ)، زیورنقرئی: پازیب 3 جوڑی 99 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: چوہدری سمیر احمد　　الامۃ: منہاز　　گواہ:محمدانوراحمد

مسل نمبر 7424: میں شیخ عمر احمد ولد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن موسٰی بنی ضلع ایسٹ سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11رد سمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شیخ مبارک احمد　　العبد: شیخ عمر احمد　　گواہ:حلیم خان

مسل نمبر 7425: میں امۃ القدوس زوجہ مکرم عبدالقیوم کتّو رصاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن شیرلا، ساونت واڈی ضلع سندھودُرگ صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم رمارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔زیورطلائی: کان کی بالی 3 گرام، نیکلیس 5 گرام، منگل سوتر لچھا 2 گرام، انگوٹھی 2.50 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: مجیب احمد سندھی　　الامۃ: امۃ القدوس　　گواہ:عبدالستار

مسل نمبر 7426: میں سکندر سندی ولد مکرم مخدوم حسین سندی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن شیرلا، ساونت واڈی ضلع سندھودُرگ صوبہ مہارشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم رمارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مجیب احمد سندی　　　　العبد: سکندر احمد سندی　　　　گواہ: نذیر خان بجلی

مسل نمبر 7427: میں بشریٰ سکندر سندی زوجہ مکرم سکندر احمد سندی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن شیرلا، ساونت واڈی ضلع سندھودُرگ صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ یکم رمارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/5101 روپے وصول شد، سلائی مشین، زیور طلائی 5 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سکندر احمد سندی　　الامۃ: بشریٰ سکندر سندی　　گواہ:عبدالستار

مسل نمبر 7428: میں ناصر احمد عثمان ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: احمدیہ مسجد زیرا ضلع فیروز پور صوبہ پنجاب، مستقل پتہ: قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 3رفروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔ڈھائی مرلہ زمین پر دوکمروں پر مشتمل ایک مکان موضع سول لائن قادیان۔میرا گزارہ آمد از ملامت ماہوار -/6600 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شیراز احمد خان　　العبد: ناصر احمد عثمان　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7429: میں رضیہ بیگم زوجہ مکرم ناصر احمد عثمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن سول لائن ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5رفروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔زیورطلائی: آدھا تولہ (22 کیریٹ)، زیورنقرئی: 5 تولہ، حق مہر -/7000 روپے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ناصر احمد زاہد　　الامۃ: رضیہ بیگم　　گواہ: ناصر احمد عثمان

مسل نمبر 7430: میں نصر الحق ولد مکرم ایوب ظفر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن تھارات ڈاکخانہ تھارات ضلع موگہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 8رفروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔ 3.5 مرلہ زمین موضع ننگل باغبانہ قادیان۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع

مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ایوب علی خان العبد: نصر الحق گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7431: میں ناظمہ کوثر زوجہ مکرم نصر الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن تھارت ڈاکخانہ تھارات ضلع موگا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8رفروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 7 گرام (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 30 گرام، حق مہر -/30,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایوب علی خان الامۃ: ناظمہ کوثر گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7432: میں فاطمۃ الزہریٰ زوجہ مکرم نصر الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن تھارت ڈاکخانہ تھارات ضلع موگا صوبہ پنجاب، مستقل پتہ حلقہ کاہواں، قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8رفروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ دو مرلہ زمین موضع کاہلواں، زیور نقرئی: 30 گرام، حق مہر -/50,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ایوب علی خان الامۃ: فاطمۃ الزہریٰ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7433: میں محمد علی جنّاح طلحہ ولد مکرم ایم۔ ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن thaikka street ڈاکخانہ sathan kulam ضلع tutcorin صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9رفروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ٹی۔ ریاض احمد العبد: محمد علی جنّاح طلحہ گواہ: خلیل احمد

مسل نمبر 7434: میں سرفراز احمد ولد مکرم ارشاد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15رنومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ارشاد احمد العبد: سرفراز احمد گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7435: میں ساجدہ خاتون زوجہ مکرم سید آفتاب احمد نیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رجون 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھی ایک عدد 4 گرام، کان کی بالیاں ایک جوڑی 6 گرام (ہردو زیور 22 کیریٹ)، ایک مکان بعوض حق مہر بمقام خانپور ملکی رقبہ 27x17 فٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سید آفتاب احمد نیر الامۃ: ساجدہ خاتون گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7436: میں سنجیدہ بیگم زوجہ مکرم ارشاد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15رنومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/15,000 روپے وصول شد، مکان مع زمین 8 مرلہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ارشاد احمد الامۃ: سنجیدہ بیگم گواہ: محمد انور

مسل نمبر 7437: میں رحیم احمد خان ولد مکرم قادر خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن سول لائن ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رمارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مبشر احمد ناصر العبد: رحیم احمد خان گواہ: وحید الدین شمس

مسل نمبر 7438: میں محمد عبد الباری ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رجنوری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد انور احمد العبد: محمد عبد الباری گواہ: طارق محمود

مسل نمبر 7439: میں محمود احمد بٹ ولد مکرم غلام نبی بٹ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالعلوم ڈاکخانہ ناصر آباد، کنی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم راگست 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد حمید اللہ حسن العبد: محمود احمد بٹ گواہ: طاہر یعقوب ڈار

مسل نمبر 7440: میں شہناز احمد ولد مکرم کے۔ کے بدر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کرم باز باجپے، منگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رجنوری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 10 سینٹ زمین موضع مڈی کیری (کرناٹک)، 39 سینٹ زمین موضع باجپے (منگلور)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد شاہد احمد العبد: شہناز احمد گواہ: ذوالفقار حسن

مسل نمبر 7441: میں نظیرہ وسیم زوجہ مکرم وسیم احمد۔ ایم۔ یو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن ہِل روڈ ڈاکخانہ مڈی کیری ضلع کوڈاجو صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12رجنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 86 گرام، حق مہر: زیور طلائی 52 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: رفیع احمد۔ ایم یو الامۃ: نظیرہ وسیم گواہ: وسیم احمد۔ ایم۔ یو

مسل نمبر 7442: میں نصیرہ رفیع زوجہ مکرم رفیع احمد۔ ایم یو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ہِل روڈ ڈاکخانہ مڈی کیری ضلع کوڈاجو صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12رجنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 56 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: وسیم احمد۔ ایم۔ یو الامۃ: نصیرہ رفیع گواہ: رفیع احمد۔ ایم۔ یو

مسل نمبر 7443: میں ایم۔ یو۔ وسیم احمد ولد مکرم پی۔ کے۔ عمر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ہِل روڈ ڈاکخانہ مڈی کیری ضلع کوڈاجو صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27راکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم رجنوری 2015 سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ٹی۔ ریاض احمد العبد: ایم۔ یو۔ وسیم احمد گواہ: جے۔ ایچ۔ ناصر احمد

مسل نمبر 7444: میں صالحہ فیروز زوجہ مکرم سید احیاء الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15رمارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1۔ ایک گلے کا ہار و عدد کان کے کانٹوں کے ساتھ، 2۔ دو عدد کڑے، 3۔ ایک عدد ہار، 4۔ تین عدد انگوٹھیاں، 5۔ ایک عدد گلے کی چین، 6۔ کان کے کانٹوں کا ایک سیٹ، 7۔ کان کے کانٹوں کا ایک سیٹ، 8 دو عدد ناک کے کوکے، زیور نقرئی: ایک عدد انگوٹھی کُل زیور مبلغ -/2,20,979 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید نصیر الدین احمد الامۃ: صالحہ فیروز گواہ: سید احیاء الدین

مسل نمبر 7445: میں حسینہ ناصر زوجہ مکرم ناصر احمد جے۔ ایم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تھارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن مڈی کیری ضلع کوڈاجو صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم راپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کاہن نِکھل الامۃ: حسینہ ناصر گواہ: جے۔ ایم ناصر احمد

مسل نمبر 7446: میں امۃ المنیر ہاشمی زوجہ مکرم سرفراز احمد ہاشمی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ر جنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/51,000 روپے، زیور طلائی: 4 عدد کڑے 22 گرام، 2 عدد کڑے 35 گرام، چین ایک عدد 21.50 گرام، انگوٹھی 3 عدد 15 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ کے ہیں)، زیور نقرئی: 93.5 گرام ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6059 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سرفراز احمد ہاشمی الامۃ: امۃ المنیر ہاشمی گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7447: میں جنید احمد ولد مکرم پی.کے عبد المالک صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن دار الجنید ڈاکخانہ کڈالائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ر مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے.صدیق العبد: جنید احمد گواہ: ٹی.ریاض احمد

مسل نمبر 7448: میں سلطان احمد .اے.ایم ولد مکرم عبد المناف .اے.ایس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتہ: Poochamuriparambu ڈاکخانہ Pallurithy صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ر نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6251 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید زکریا احمد العبد: سلطان احمد.اے.ایم گواہ: سہیل.بی.جی

مسل نمبر 7449: میں سید عدنان احمد ولد مکرم ڈاکٹر سید پرویز احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن نوروک نگر بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ر اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر الدین العبد: سید عدنان احمد گواہ: ڈاکٹر سید پرویز احمد

مسل نمبر 7450: میں ڈاکٹر سید پرویز احمد ولد مکرم سید منظور احمد صاحب عامل قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن نوروک نگر بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ر اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ننگل باغ بانہ میں ڈھیڑ مرلہ زمین، بٹالہ میں ذاتی مکان، بٹالہ میں پلاٹ 4 مرلہ، کاہلواں میں ایک پلاٹ 29x24 مربع فٹ ۔میرا گزارہ آمد از ڈاکٹری ماہوار -/5100 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین العبد: ڈاکٹر سید پرویز احمد گواہ: محمد انور حیدر آبادی

مسل نمبر 7451: میں حفیظ احمد گنائی ولد مکرم عبد الخالق گنائی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ر اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4883 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین ننگلی العبد: حفیظ احمد گنائی گواہ: رضوان احمد ملکانہ

مسل نمبر 7452: میں افسر جہاں زوجہ مکرم نوید احمد سلیچہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ر مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/21,000 روپے بذمہ خاوند، طلائی زیور: ہار ایک عدد 4 گرام، بالیاں ایک جوڑی 3.20 گرام، کوکا دو عدد 0.40 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ کے ہیں)، زیور نقرئی: پازیب 400.89 گرام ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2530 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نوید احمد سلیچہ الامۃ: افسر جہاں گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7453: میں عبد النور ولد مکرم عبد المجید اختر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ر اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ: بشیر الدین العبد: عبد النور گواہ: سید بشارت احمد

مسل نمبر 7454: میں حسینہ بیگم زوجہ مکرم ساجد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ چھپوڑا، امروہہ صوبہ یو.پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ر مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/5000 روپے، ناک کی لونگ 2 رتی ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نسیم احمد الامۃ: حسینہ بیگم گواہ: محمد طاہر

مسل نمبر 7455: میں مقصود احمد کٹّور ولد مکرم منصور احمد کٹّور صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن نریدا کالونی، جھارکھنڈ موڑ، ختی پورا روڈ ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ر مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء الرب العبد: مقصود احمد کٹّور گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7456: میں تحسین زوجہ مکرم مقصود احمد کٹور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن نریدا کالونی، جھارکھنڈ موڑ، ختی پورا روڈ ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ر مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 50 گرام، حق مہر -/50,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عطاء الرب الامۃ: تحسین گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7457: میں صائمہ ظفر زوجہ مکرم عطد السلام ظفر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن دیپک مارگ، ایم.ڈی.روڈ ڈا، جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ر مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 266.28 گرام (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 118.01 گرام، حق مہر -/60,100 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ: عطاء الرب الامۃ: صائمہ ظفر گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7458: میں روحی رشید زوجہ مکرم رشید عباسی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن جے.پی کالونی ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ر مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 4 تولہ (22 کیریٹ)، حق مہر -/51,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سی.وی.عطاء الرب الامۃ: روحی رشید گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7459: میں عدنان احمد شعیب ولد مکرم وسیم احمد فاروقی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن جے.پی کالونی ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ر مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی.وی.عطاء الرب العبد: عدنان احمد شعیب گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7460: میں صبا فاروقی زوجہ مکرم داؤد احمد فاروقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن جے.پی کالونی ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ر مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 3.5 تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 250 گرام، حق مہر -/12,000 روپے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف احمد فاروقی الامۃ: صبا فاروقی گواہ: ناصر احمد زاہد

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور از صفحہ 20

زمانے میں یہاں پریکٹس چلنے کی کوئی امید ہی نہ تھی بلکہ یہاں تو ایک پیسہ دینے کی بھی حیثیت والا بھی کوئی نہ تھا مگر آپ نے کسی بات کی پرواہ نہیں کی پھر بھی آپ کی شہرت ایسی تھی کہ باہر سے مریض آپ کے پاس پہنچ جاتے تھے اور اس طرح کوئی نہ کوئی صورت آمد کی پیدا ہو جاتی تھی مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قربانی ایسے رنگ کی تھی کہ کوئی آمد کا احتمال بھی نہ تھا نہ کہیں سے کسی فیس کی امید تھی نہ کوئی تنخواہ تھی اور نہ وظیفہ۔ کسی طرف سے کسی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس وقت جتنے کام تمام محکمے کر رہے ہیں یعنی جماعتی ادارے یہ سب وہ اکیلے کیا کرتے تھے حالانکہ گزارے کی کوئی صورت نہ تھی اور یہ بھی وادیٔ غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے والی بات ہے۔ پس یہ نمونے ہیں ہمارے بزرگوں کے جن کی ہم واقفین زندگی کو بھی وقتاً فوقتاً اپنے سامنے رکھتے ہوئے ان پر غور کرنا چاہئے۔

پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا آپ علیہ السلام سے جو عشق تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے مولوی عبدالکریم صاحب کو خاص عشق تھا اور ایسا عشق تھا کہ اسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے اس زمانے کو دیکھا دوسرے لوگ اس کا قیاس بھی نہیں کر سکتے وہ ایسے وقت میں فوت ہوئے جب میری عمر سولہ سترہ سال تھی اور جس زمانے میں میں نے ان کی محبت کو شناخت کیا ہے اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال کی ہو گی۔ یعنی بچپن کی عمر تھی لیکن باوجود اس کے مجھ پر ایسا گہرا نقش ہے کہ مولوی صاحب کی دو چیزیں مجھے کبھی نہیں بھولتیں۔ ایک تو ان کا پانی پینا اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ان کی محبت۔ آپ ٹھنڈا پانی بہت پسند کرتے تھے اور اسے بہت شوق سے پیتے تھے اور پیتے وقت غٹ غٹ کی ایسی آواز آیا کرتی تھی گویا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت کی نعمتوں کو جمع کر کے بھیج دیا ہے۔ چند گھونٹ لینے کے بعد الحمدللہ الحمدللہ کرتے تھے۔ تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں اس مسجد اقصیٰ کے کنوئیں کا پانی بہت مشہور تھا اب تو معلوم نہیں لوگ کیوں اس کا نام نہیں لیتے۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ کہتے بھائی کوئی ثواب کماؤ اور پانی لاؤ۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خود موجود ہوتے مجلس میں تو اور بات تھی ورنہ آپ سیڑھیوں پر آ کر انتظار میں کھڑے ہو جاتے اور پانی لانے والے سے لوٹا لے کر منہ سے لگا لیتے۔ دوسری بات جو تھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صحبت میں بیٹھے ہوتے تو یوں معلوم ہوتا کہ آپ کی آنکھیں حضور کے جسم میں سے کوئی چیز لے کر کھا رہی ہیں۔ اس وقت گویا آپ کے چہرے پر بشاشت اور شگفتگی کا ایک باغ لہرا رہا ہوتا تھا اور آپ کے چہرے کا ذرہ ذرہ مسرت کی لہر چھینک رہا ہوتا تھا۔ جس طرح مسکرا مسکرا کر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی باتیں سنتے اور جس طرح پہلو بدل بدل کر داد دیتے وہ قابل دید نظارہ ہوتا۔ اگر اس کا تھوڑا سا رنگ میں نے کسی اور میں دیکھا تو وہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم تھے۔ غرض مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے خاص عشق تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی آپ سے ویسی ہی محبت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا طریق تھا کہ مغرب کی نماز کے بعد ہمیشہ بیٹھ کر باتیں کرتے لیکن مولوی صاحب کی وفات کے بعد آپ نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ کسی نے عرض کیا کہ حضور اب بیٹھتے نہیں؟ تو فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی جگہ کو خالی دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے حالانکہ کون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو حیّ اور دوبارہ زندگی دینے والا یقین کرتا ہو۔ پس یہ یکطرفہ عشق نہیں تھا آپ علیہ السلام کو اپنے صحابہ سے بہت محبت تھی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک اور صحابی حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے آپ سے عشق کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ منشی اروڑے خان صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے عشق تھا۔ وہ کپورتھلے میں رہتے تھے اور کپورتھلے کی جماعت کی اخلاص کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس قدر تعریف فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے انہیں ایک تحریر بھی لکھ دی تھی جو انہوں نے یعنی جماعت نے رکھی ہوئی ہے کہ اس جماعت نے ایسا اخلاص دکھایا ہے کہ یہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بار بار درخواست کرتے کہ حضور کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں۔ آپ نے بھی وعدہ کیا ہوا تھا۔ جب موقع ہوا آئیں گے۔ ایک بار جو فرصت ملی تو اطلاع دینے کا وقت نہیں تھا اس لئے آپ بغیر اطلاع کے چل پڑے اور کپورتھلے کے اسٹیشن پر جب اترے تو ایک شدید مخالف نے آپ کو دیکھا جو آپ کو پہچانتا تھا۔ اگرچہ وہ مخالف تھا مگر بڑے آدمیوں کا ایک اثر ہوتا ہے۔ منشی اروڑا صاحب سناتے ہیں کہ ہم ایک دوکان پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ وہ دوڑا دوڑا آیا اور کہنے لگا کہ تمہارے مرزا صاحب آئے ہیں۔ یہ سن کر جوتی اور پگڑی وہیں پڑی رہی اور میں ننگے پاؤں اور ننگے سر سٹیشن کی طرف بھاگا مگر پھر تھوڑی دور جا کر خیال آیا کہ ہماری ایسی قسمت کہاں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ اطلاع دینے والا مخالف ہے اس نے مخول کیا ہو گا مذاق کیا ہو گا۔ اس پر میں نے کھڑے ہو کر اسے ڈانٹنا شروع کر دیا منشی صاحب کہتے ہیں میں نے اس شخص کو ڈانٹنا شروع کر دیا کہ تو جھوٹ بولتا ہے مذاق اڑاتا ہے مگر پھر خیال آیا کہ شاید آ ہی گئے ہوں اس لئے پھر بھاگا۔ پھر خیال آیا کہ ہماری ایسی قسمت نہیں ہو سکتی اور پھر اسے کوسنے لگا وہ کہے مجھے برا بھلا نہ کہو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں اس پر پھر چل پڑے۔ غرضیکہ میں کبھی دوڑتا اور کبھی کھڑا ہو جاتا اسی حالت میں جا رہا تھا کہ سامنے کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں۔ تو یہ جنون ہونے والا عشق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب فوت ہوئے ہیں تو کچھ عرصے بعد منشی اروڑے خان صاحب قادیان آ گئے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ میں جب ان سے ملنے کے لئے باہر آیا تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں دو یا تین اشرفیاں تھیں جو انہوں نے یہ کہتے ہوئے مجھے دیں کہ اماں جان کو دے دیں مجھے اس وقت یاد نہیں کہ وہ کیا کہا کرتے تھے مگر اماں جان یا اماں جی بہر حال ماں کے مفہوم کا لفظ ضرور تھا۔ اس کے بعد انہوں نے رونا شروع کیا اور چیخیں مار مار کر اس شدت کے ساتھ رونے لگے کہ ان کا تمام جسم کانپ رہا تھا۔ اگرچہ مجھے یہ خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد انہیں رلا رہی ہے مگر وہ کچھ اس بے اختیاری سے رو رہے تھے کہ میں نے سمجھا کہ اس میں کسی اور بات کا بھی دخل ہے۔ غرضیکہ وہ دیر تک کوئی پندرہ بیس منٹ یا بلکہ آدھا گھنٹہ تک روتے رہے۔ میں پوچھتا رہا کہ کیا بات ہے وہ جواب دینا چاہتے مگر رقت کی وجہ سے جواب نہ دیتے آخر جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے کہا کہ میں نے جب بیعت کی اس وقت میری تنخواہ سات روپیہ تھی اپنے اخراجات میں ہر طرح سے تنگی کر کے اس کے لئے کچھ نہ کچھ بچاتا کہ خود قادیان جا کر حضور کی خدمت میں پیش کروں اور بہت سا رستہ میں پیدل طے کرتا تاکہ کم سے کم خرچ کر کے قادیان پہنچ سکوں۔ پھر ترقی ہو گئی اور ساتھ اس کے یہ حرص بھی بڑھتی گئی یعنی مسیح موعودؑ کو دینے کی۔ آخر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں حضور کی خدمت میں سونا نذر کروں۔ لیکن جب تھوڑا تھوڑا کر کے کچھ جمع کر لیتا تو پھر گھبراہٹ سی پیدا ہوتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھے اتنی مدت ہو گئی ہے اس لئے قبل اس کے کہ سونا حاصل کرنے کے لئے رقم جمع ہو قادیان چلا آتا اور جو کچھ پاس ہوتا حضور کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ آخر یہ تین پاؤنڈ جمع کئے تھے اور ارادہ تھا کہ خود حاضر ہو کر پیش کروں گا کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ گویا ان کے تیس سال اس حسرت میں گزر گئے۔ انہوں نے اس کے لئے محنت بھی کی لیکن جس وقت اس کی توفیق ملی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہو چکے تھے۔ یہ تھا ان لوگوں کا اخلاص اور وفا اور قربانی۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور پُور نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نماز کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھوں گا جو کہ مولوی محمد یوسف صاحب درویش مرحوم قادیان کا ہے۔ 22 جولائی 2015ء کو 94 سال کی عمر میں یہ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں قرآن کریم اور حدیث پڑھانے کا موقع ملا۔ بہت سادہ منکسر المزاج اور احساس ذمہ داری کے ساتھ خدمت بجالانے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کا تعلق قصبہ موکل تحصیل چونیاں ضلع لاہور اور حال ضلع قصور سے تھا۔ آپ نے بچپن کی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی اس کے بعد 1939ء میں لاہور کی ایک اہلحدیث درسگاہ سے حدیث کی ابتدائی کتب پڑھنے کا موقع ملا۔ وہاں ان کی ملاقات ایک احمدی سے ہوئی جن سے احمدیت کا علم ہوا۔ بعد میں تحقیق حق کے لئے متعدد مرتبہ قادیان آتے رہے۔ کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔ آخر 1944ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان آ گئے اور اپریل 1939ء میں آپ کا داخلہ مبلغین کلاس میں ہوا۔ پڑھائی کے دوران ہی تقسیم ملک اور قادیان سے ہجرت کا سانحہ پیش آیا مگر انہوں نے ہر حال میں قادیان میں رہنے کو ترجیح دی اور درویشانہ زندگی اختیار کر لی۔ 1949ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد پر کہ قادیان میں علماء کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مبلغین کلاس میں سے بعض کو منتخب کر کے مزید تعلیم دلوائی جائے آپ کو بھی مزید تعلیم کیلئے منتخب کیا گیا جس کا عرصہ چار سال تک تھا چار سال تھا۔ اس تعلیم کے مکمل ہونے پر آپ کو مئی 1955ء میں قادیان میں مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد مقرر کیا گیا۔ نومبر 1958ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ایک لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے پھر سینئر شاہد گریڈ حاصل کرتے ہوئے ریٹائر ہوئے لیکن اس کے بعد بھی لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوۃ کے پابند عالم باعمل وجود تھے۔ اپنے شاگردوں سے والد کی طرح محبت کرتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں سالہا سال طلباء کو علم حدیث سے روشناس کرواتے رہے۔ احادیث کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا اور حسن بیان ایسا تھا کہ درس طلباء کے ذہن نشین ہو جاتا تھا۔ تاریخ احمدیت جلد نمبر 11 میں درویشان کی جو فہرست طبع شدہ ہے اس میں آپ کا نمبر 153 ہے۔ آپ نے درویشی کا طویل عرصہ باوجود مشکلات کے انتہائی صبر و شکر سے بسر کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک ربیب اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں یعنی سوتیلا بیٹا ہے ایک۔ آپ کے بیٹے مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ بطور مشیر قانونی ناظم تشخیص اور ناظم تشخیص جائیداد موصیان ہیں اور ربیب مکرم بدرالدین صاحب بطور اسسٹنٹ مینیجر فضل عمر پریس میں کام کر رہے ہیں۔ بیٹی عائشہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب حافظ آبادی کی اہلیہ ہیں اور پرنسپل ہیں نصرت گرلز کالج کی۔ خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 30 July 2015 Issue No. 31

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

مامور کی باتوں پر عمل کرنا مؤمنوں کا فرض ہے
اپنی توجیہیں کرنے کی بجائے لفظاً عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 24/جولائی 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان فرمودہ بعض واقعات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے صحابہ سے متعلق ہیں بیان کروں گا۔

تذکرے میں 9/فروری 1908ء کی تاریخ کے تحت ایک الہام لکھا ہوا ہے ''لَا تَقْتُلُوْا زَیْنَبَ''۔ اس کی واقعاتی وضاحت ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ 1908ء کے شروع میں حافظ احمد اللہ خان صاحب مرحوم کی دو لڑکیوں کی شادی کی تجویز ہوئی جن میں سے بڑی کا نام زینب اور چھوٹی کا نام کلثوم تھا۔ زینب کے متعلق اور بھی بعض لوگوں کی خواہش تھی۔ ایک رشتہ شیخ عبدالرحمن مصری سے بھی آیا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی شادی مصری صاحب سے ناپسند کی کہ زینب کی شادی اس سے نہ ہو لیکن حسب عادت جس طرح زور دیا کرتے تھے زیادہ زور نہیں دیا۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا کہ لَا تَقْتُلُوْا زَیْنَبَ کہ زینب کو ہلاک مت کرو۔ حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم نے دوسرے شخص کو کسی نہ کسی وجہ سے ناپسند کیا اور یہ خیال کیا کہ اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشورہ غلط ہے وہاں شادی نہ کی جائے بلکہ مصری صاحب سے شادی کی جائے اور خیال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے کو الہام نے ردّ کر دیا ہے۔ یعنی یہ جو الہام تھا لاتقتلوا زینب۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جو مشورہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے وہ اللہ کو پسند نہیں آیا بلکہ دوسرا رشتہ پسند آیا۔ بہر حال انہوں نے اپنی اس بیٹی کی شادی مصری صاحب سے کردی۔ چنانچہ یہ الہام 9/فروری 1908ء کو ہوا اور 17/فروری 1908ء کو شیخ مصری صاحب کا نکاح زینب سے کر دیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ یہ تاریخ اس طرح محفوظ رہی کہ مصری صاحب کا نکاح دو اور نکاحوں سمیت اسی دن ہوا تھا جس دن کہ ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم کا نکاح ہوا تھا اور وہ 17/فروری تھی۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس الہام سے یہ تھا کہ اس شخص سے ایک بھاری فتنہ پیدا ہونے والا ہے کیونکہ بعد میں مصری صاحب سے فتنہ پیدا ہوا۔ اس سے زینب کی شادی نہ کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات مان لو۔ پھر اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ احمد اللہ صاحب کو یہی مشورہ دیا تھا چنانچہ جب مصری صاحب جماعت سے علیحدہ ہوئے ہیں تو حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ پیر منظور محمد صاحب نے مجھے کہلا بھیجا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ احمد اللہ صاحب کو کہا تھا کہ شیخ عبدالرحمن صاحب سے شادی نہ کی جائے مگر جب حافظ صاحب نے اس بات کو نہ مانا اور اس جگہ لڑکی کی شادی کردی تو مجھے سخت غصہ آیا اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ حضور خدا تعالیٰ کے مامور ہیں اور خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب مامور ایک بات کہہ دے تو تمام مؤمنوں کو چاہئے کہ اس پر عمل کریں مگر حافظ احمد اللہ صاحب نے حضور کی نافرمانی کی ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا بات تو آپ نے جو کہی ہے یہ ٹھیک ہے مگر ایسے معاملات میں میں دخل نہیں دیا کرتا۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے زمانے میں شیخ مصری صاحب نے بازار میں اپنے خسر کو مارا جس پر حضرت خلیفہ اول مصری صاحب سے سخت ناراض ہو گئے اور میں نے کئی دن آپ کی منتیں کر کے انہیں معاف کروایا۔

پس اس الہام کے یہ معنی تھے کہ تم زینب کی شیخ مصری سے شادی مت کرو ورنہ اس کا ایمان بھی برباد ہو جائے گا۔ چنانچہ واقعات نے ثابت کر دیا کہ اس شادی سے اس کا ایمان بھی ضائع ہو گیا۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: مصری صاحب کے بارے میں بہت سوں کو نہیں پتا ہو گا۔ تھوڑی سی وضاحت کر دیتا ہوں۔ شیخ عبدالرحمن مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ پڑھے لکھے تھے۔ پھر یہ مصر گئے اور ان کو مصر بھیجنے کا خرچ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چوہدری نصر اللہ خان صاحب نے دیا جو ان کے مصر جانے اور دوسرے فوائد کا باعث بنا مصر جانے کی وجہ سے شیخ مصری کہلائے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اختلاف کیا اور اختلاف کی وجہ سے آپ کے خلاف بہت کچھ کہنے لگے۔ جماعت میں فتنے کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت کو فتنے سے محفوظ رکھا اور بعض احباب کو انفرادی طور پر بھی ان کی حالت کے بارے میں رؤیا میں بتا دیا کہ ان کی حالت کیسی ہے۔ مصری صاحب کے جماعت میں مقام کا اندازہ اس سے لگائیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بیان فرمایا ہے کہ ایک دوست نے افریقہ سے مجھے خط لکھا کہ مصری صاحب کے جماعت سے علیحدہ ہونے پر مجھے سخت گھبراہٹ ہے کہ جب اتنے بڑے بڑے آدمیوں کا ایمان ضائع ہو گیا تو ہمارا ایمان کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اس پر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں نے ان کو لکھا کہ بڑائی کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے آپ کا نہیں ہے جب خدا تعالیٰ نے اپنے عمل سے انہیں جماعت سے علیحدہ کر دیا ہے جن کو آپ بڑا سمجھتے تھے اور آپ کو جماعت میں رکھا تو ثابت ہوا کہ بڑے آپ ہیں وہ نہیں۔ بہر حال جبتک مصری صاحب جماعت میں تھے بڑے اہم سمجھے جاتے تھے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔

پس مامور کی باتوں پر عمل کرنا مؤمنوں کا فرض ہے اور اس کو سمجھنا چاہئے اور اپنی توجیہیں کرنے کی بجائے لفظاً عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا۔

حضرت مصلح موعودؓ پھر ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ مولوی محمد احسن صاحب کی طبیعت میں بڑی جلد بازی تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بسراواں کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا سیر کے دوران کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اور بندے کے کلام میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنا ایک الہام سنایا اور فرمایا دیکھ لو یہ بھی ایک الہام ہے اور اس کے مقابل پر حریری کا بھی کلام موجود ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے بات کا آخری حصہ غور سے نہ سنا اور الہام کے متعلق خیال کر لیا کہ یہ حریری کا کلام ہے۔ کہنے لگے بالکل لغو ہے لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ تو خدا تعالیٰ کا الہام ہے تو مولوی صاحب فوراً کہنے لگے سبحان اللہ۔ کیا ہی عمدہ کلام ہے۔

پس کسی بھی بات کے متعلق رائے قائم کرنی ہو تو جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوست تھے۔ آپ کے دعوے کے بعد انہوں نے کہا کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا ہے اور اب میں ہی گراؤں گا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کو تو مٹا دیا یعنی مولوی محمد حسین کے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو دنیا میں پھیلا دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب کا ایک بیٹا آریہ ہو گیا حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ میں نے اسے قادیان بلایا اور اسے دوبارہ مسلمان کیا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اس بات پر شکریہ کا خط بھی مجھے لکھا۔

اندرونی اور بیرونی مخالفتوں کا ذکر کر کے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے مخالفت چل رہی ہے لیکن جماعت ترقی کر رہی ہے بلکہ آج تک بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف سازشوں اور مخالفتوں کا سلسلہ جاری ہے لیکن اللہ کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ جماعت کانٹوں پر گزرتی ہوئی اپنی حیثیت کو پہنچی ہے اور یہ بات بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ جماعت کے شامل حال رہا ہے لیکن اس فضل کو دائمی کرنے کے لئے جماعت کو ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے۔ اگر ہم دعاؤں کا حق ادا کرتے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ بھی اور آئندہ بھی ہونے والی سب مخالفتیں خود اپنی موت مر جائیں گی۔

ایک موقع پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیمثال قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ درجے کی ملازمت عطا فرمائی تھی۔ وہ ختم ہوئی تو آپ نے اپنے وطن میں پریکٹس شروع کی۔ وہاں آپ کی بہت شہرت تھی۔ آپ کا وطن بھیرہ سرگودھا کے ضلع میں ہے جہاں بڑے بڑے زمیندار ہیں اور ان میں سے اکثر آپ کے بڑے معتقد تھے۔ پس وہاں کام چلنے کا خوب امکان تھا لیکن آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ملنے قادیان آئے۔ چند روز بعد جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دنیا کا آپ بہت کچھ دیکھ چکے اب یہیں آ بیٹھئے۔ آپ نے اس ارشاد پر عمل کیا۔ ایسا عمل کیا کہ خود سامان لینے بھی واپس نہ گئے بلکہ دوسرے آدمی کو بھیج کر سامان منگوایا۔ اس

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad